Regd. L. No. 5588
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح
ربوہ

قیمت فی پرچہ ۷ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ اللہ تعالے نے گذشتہ ماہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور اس ماہ مورخہ [illegible] کو صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو فرزند عطا فرمائے ہیں۔ ادارہ مصباح سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب، حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا اور بچوں کے والدین کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو عمر دراز، نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مصباح
ربوہ

مدیرہ امۃ اللہ خورشید

جلد ۲۲/۱ | بابت ماہ اخاء سنہ ۱۳۲۹ ہش - اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۷

شذرات	مدیرہ
ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
ملفوظات	
نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	
احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	
خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچو	محترم قاضی اکمل صاحب
ایک مہجور کی فریاد (نظم)	"
قرآن مجید کی عظمت	مسعودہ صمد صاحبہ
تحریکِ وصیت	عابدہ بیگم صاحبہ
"عہد جو باندھا تھا تم نے اب اُسے پورا کرو"	نصیرہ نزہت صاحبہ
نماز	مہر النساء صاحبہ
تفسیر آیت اھدنا الصراط المستقیم	سراج بی صاحبہ
قرونِ اولیٰ کی ایک بڑھیا کی قابلِ تقلید مثال	سلیمہ قدسیہ صاحبہ
سنت النبیہ (نظم)	شمیم صاحبہ
ایک کہانی	بشریٰ سلطانہ صاحبہ
ذرا ہنسئے بھی	سائرہ صاحبہ
مصباح (نظم)	محمودہ صاحبہ
مومن کے حقوق اپنے بھائی پر	" "
معلومات	نصیرہ فردوس صاحبہ
حفظانِ صحت (کالی کھانسی)	امۃ الرحمٰن صاحبہ
گذارشات اپنے رب کے حضور (نظم)	محمد ابراہیم صاحب شاد
یادِ رفتگان آہ! امی جان	زبیدہ بیگم صاحبہ
مفید نسخے	طاہرہ بیگم صاحبہ
سرائے فانی	مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی
کشیدہ کاری	ایم صادقہ میر صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

پچھلے دنوں خدا کا قہر پانی کے سیلاب کے رنگ میں نمودار ہوا جس سے گاؤں کے گاؤں زیر آب ہو کر پیوست خاک ہو گئے۔ ہزاروں انسان اور جانور بے بسی اور بے کسی کے عالم میں موت کا لقمہ بنے، فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اناج کے ذخیرے پانی کی روانی کی نذر ہو گئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کی پناہ گزینی کا نظارہ پھر ایک دفعہ آنکھوں نے دیکھا۔ یہ تباہی صرف دیہی علاقہ تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ بڑے بڑے شہر بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی یہ قہری تجلی کیوں دکھائی......؟

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے اپنے مضمون میں اسکی وضاحت فرمائی ہے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

یہ عذاب کیوں؟

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:۔

"فَارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم" اے محمد رسول اللہ (صلعم) تو اس دن کا انتظار کر۔ جب کہ آسمان سے دھواں نازل ہوگا۔ وہ لوگوں کو ڈھانپ لیگا۔ اور لوگ بے اختیار پکار اٹھیں گے یہ تو عذاب عظیم ہے گویا مخلوق خدا بھی الٰہی فعل کو شناخت کر کے پکار اٹھتی ہے۔ کہ واقعی اس قسم کی آفت محض ہمارے اعمال بد کے لئے عذاب کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔ آجکل بھی جب کہ سیلاب نے قریباً دو تین سو میل لمبا اور چوڑا علاقہ کیا مشرقی پنجاب اور کیا مغربی پنجاب سب کا سب تباہ کر ڈالا ہے۔ تمام لوگ یک زبان ہو کر اسے عذاب الٰہی قرار دے رہے ہیں۔ اب ہم ان صاحبان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا کبھی اس پر بھی غور کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کن لوگوں پر آیا کرتا ہے اور کیوں؟ کیا خدا تعالےٰ کے پیارے بندے بھی کبھی عذاب کا شکار ہوا کرتے ہیں۔ یا کیا اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کو بلاوجہ آفات میں مبتلا کیا کرتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ عذاب کیوں نازل ہوا۔ اگر کبھی قرآن کریم کو غور سے پڑھا ہوتا۔ تو یہ عقدہ بھی کبھی کا حل ہو گیا ہوتا۔ اگر اس متاع عزیز کو حرز جان بنایا ہوتا۔ تو آپ لوگ کبھی کے نعمائے الٰہی سے متمتع ہو گئے ہوتے۔ سنئیے اور غور سے سنئیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" - ہم عذاب اس وقت تک نہیں بھیجتے۔ جب تک کہ اپنا رسول نہ بھیج لیں اگر یہ عذاب ہے اور یقیناً ہے۔ تو یقین کیجئے کہ یہ زمانہ بھی رسول کا ہے۔ آسمان اور زمین ٹل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتے ہیں لیکن خدا کے نوشتے کبھی نہیں ٹلتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی عظمت اس کے ہادی کی عظمت اور اس کے مخالفین کے عذاب کی عظمت کی پہلے صحیفوں میں خبر دی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ سرکش اور نافرمان لوگوں کو گناہوں کی پاداش میں پے در پے مختلف عذابوں میں مبتلا کیا جائے وہ قادرِ مطلق خدا ایک مدت خاموش رہا۔ وہ غضب میں دھیما ہے۔ لیکن اس کے احکام کو ٹھکرانے والوں پر اس کے قہر کی تجلی بھی بڑی سخت ہوتی ہے۔ پس اس زمانہ کے لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی تکذیب کر کے سب سے بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور بمطابق آیت وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ سب سے بڑے ظالم ٹھہرے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی بات منوانے کے لئے زبردست تجلیوں کا اظہار کرے۔ کیونکہ اس نے پہلے ہی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی فرما دیا ہے،

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں
سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"

(براہین احمدیہ)

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہہ کر آسمانی بادشاہت کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ اے غفلت میں زندگی بسر کرنے والے لوگو اللہ تعالیٰ نے فیضان و برکات کا دریا تمہارے سامنے بہا دیا ہے۔ چشمہ پر موجود ہوتے ہوئے پیاسے رہنا، سورج کے چمکتے ہوئے روشنی سے بھاگنا، بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہلاک ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آواز کی قدر نہ کی۔ اور ہلاک ہوں گے وہ بھی جو حق کے مقابلہ میں ضد اور عناد سے کام لیتے ہیں۔ اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے راہِ مستقیم کھو بیٹھتے ہیں۔ ہاں وہ جو سچے دل سے توبہ کر کے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ بالآخر بچائے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی سچی توبہ کو ضائع نہیں کرتا۔

پس یہ وقت ہے کہ آپ غور کریں۔ زمانہ کے حالات کو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔ مدیرہ

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

پرندوں کی مہمان نوازی

جب میں ۱۹۰۱ء میں لاہور سے ملازمت سرکاری ترک کر کے قادیان آگیا۔ تو حضور نے مجھے رہنے کے واسطے مکان کا ایک حصہ دیا۔ جو حضور کی اپنی رہائش کی جگہ سے ملحق تھا۔ اور حضور جو باتیں بلند آواز سے فرماتے تھے۔ وہ ہمیں سنائی دیتی تھیں۔ ایک دن کچھ مہمان زیادہ آگئے اور اُن دنوں میں اکثر مہمان حضور کے مکانوں میں ہی ٹھہرائے جاتے تھے۔ مہمانوں کے زیادہ آجانے سے حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین (اطال اللہ عمرہا) کچھ گھبرائیں۔ کہ مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر تھا۔ اب اور مہمان کہاں ٹھہرائے جائیں۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کی مہمان نوازی کا قصہ سنایا۔ فرمایا ایک جنگل میں ایک اونچا درخت تھا۔ جس پہ ایک پرندے نر اور مادہ نے اپنا آشیانہ بنایا ہُوا تھا۔ ایک دن شام کے وقت ایک مسافر جب سفر کرتا ہُوا اُس درخت کے پاس پہنچا۔ تو اس نے سوچا۔ کہ شام تو ہو ہی گئی ہے اب میں رات اس درخت کے نیچے گذار لوں۔ چنانچہ اس نے وہیں ڈیرا کر لیا۔ اُدھر پرندوں نے جب دیکھا۔ اوپر پرندوں نے جب دیکھا۔ کہ ایک مسافر رات گذارنے کے واسطے ہمارے آشیانہ کے نیچے بیٹھ گیا۔ تو اُن کی آپس میں گفتگو ہوئی۔ کہ یہ مسافر آج شب ہمارا مہمان ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ ہم اسکی مہمان نوازی کریں۔ اگر ہم صرف پرندے ہیں۔ ہمارے پاس کیا جو اس کی خدمت کریں۔ ہاں سردی کا موسم ہے اور مسافر کو ضرورت ہوگی کہ آگ جلا کر اپنے بدن کو گرم کرے۔ ہمارے پاس کوئی لکڑی تو نہیں جو اس کو دے دیں۔ ہاں ہمارا آشیانہ ہے۔ اگر اسی کو توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ تو وہ ان لکڑیوں کو جمع کر کے آگ لگا کر سردی سے اپنا بچاؤ کرے گا۔ چنانچہ ان پرندوں نے اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیا۔ اور مسافر نے آگ جلا کر اپنا بدن گرم کیا۔ اور سردی سے بچاؤ ہو گیا۔ اس کے بعد وہ نر و مادہ پھر مشورہ کرنے لگے۔ کہ ہمیں اپنے مہمان کو کچھ کھانے کے واسطے بھی دینا چاہیئے۔ مگر ہمارے پاس کیا ہے جو ہم اس کو دے دیں۔ سوائے اس کے کہ ہم اپنی جانیں قربان کریں۔ اور اپنے آپ کو اس آگ میں گرا دیں۔ اور مہمان ہمیں ذبح کر کے ہمارا گوشت پکا کر کھا لے۔ چنانچہ اس ارادہ کے ساتھ وہ دونوں نر و مادہ آگ پر جا گرے۔ اور مہمان نے اِن کا گوشت پکا کر کھا لیا۔ یہ تو پرندوں کی مہمان نوازی ہے۔ پھر انسانوں کی مہمان نوازی کیسی اعلےٰ ہوتی چاہیئے۔

مفتی محمد صادق

ربوہ

مصباح خود بھی پڑھیں۔ اور غیر احمدی بہنوں کو بھی پڑھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

اپنی جماعت کو نصائح

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا طیار کرے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ دُنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے۔ جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔

انسان کے نفسِ امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل سے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دُنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالےٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ۔ کہ تم ان سے پُوچھے جاؤ گے نمازوں میں بہت دُعا کرو۔ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے۔ کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ۔ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ کہ تمہاری رُوحیں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کی رو سے تمہاری دُنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

مسلمان کو پکا مومن ہونے کے واسطے کم از کم دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام ضرور کرنے چاہئیں۔ اوّل کم از کم پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس آئتیں ہر روز فکر سے پڑھنی چاہئیں اور نماز سنوار سنوار کر پڑھنی چاہیئے۔ سب نیکیوں کی جڑ نماز ہے۔ صحابہ کرام نماز میں ایسے محو ہو جایا کرتے تھے۔ کہ نماز کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ مومن کو جو ملتا ہے۔ نماز سے ہی ملتا ہے۔ اسی سے ہر طرح کے وساوس دُور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ جس نے نماز کو نہ پہچانا۔ اس نے بیشک اسلام کو نہیں پہچانا۔ جس کو ایک دفعہ نماز کی لذت آجاوے۔ پھر وہ دوسری لذتوں کو ایسا بھول جاتا ہے۔ کہ اس کا دل کرتا ہے کہ ہر وقت نماز ہی پڑھتا رہوں۔ مگر بصیرت خدا ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

اگرچہ آنحضرت صلعم کی بیویوں سے بڑھکر کوئی نہیں ہو سکتا۔ مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں۔ اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسّہ لٹکا رکھا تھا۔ کہ عبادت میں اُونگھ نہ آجاوے۔ عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے۔ اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا تعالیٰ کا شکر بجا لانا ہے۔ خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے۔ (باقی)

والسلام   خاکسار

اہلیہ مولوی بقاپوری صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور۔   ماخوذ الحکم سنہ ۱۹۰۳ء

دُعائے مغفرت

میری چھوٹی بھابھی مریم صدیقہ نے جنکی شادی آج سے ساڑھے چار سال پیشتر میرے چھوٹے بھائی عزیز منصور احمد سے ہوئی تھی۔ ۱۳ اگست کو اچانک لڑکے کی پیدائش کے چار گھنٹہ بعد اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ مرحومہ ایک نیک خاتون تھیں۔ وہ راجہ دلاور خان موضع نونگ تحصیل کھاریاں کی بیٹی تھی مرحومہ اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر چکی تھیں۔ بڑی صابرہ اور قانع خاتون تھیں۔ اس دفعہ اللہ تعالےٰ نے مرحومہ کو ایک خوبصورت بچہ عطا کیا تھا۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ اس خوشخبری کو سن سکتیں۔ اچانک حرکتِ قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی نشانی ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ اور مرحومہ کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں ڈھانپ دے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

امۃ الرشید شوکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی نعتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ کے ۴۸ اشعار پیش کئے جا چکے ہیں۔ مزید دس اشعار درج ذیل ہیں۔

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ — وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ افضل ہیں ہر پہلے مقرب سے — اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ تقدم زمانہ پر

وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُو أَمَامَ الْوَابِلِ — فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانِ

چنانچہ ہلکا مینہ ہمیشہ موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے — باوجود تقدم کے وہ ہلکا ہی ہوتا ہے جھڑی کی طرح نہیں ہوتا

بَطَلٌ وَحِيدٌ لَا تَطِيشُ سِهَامُهُ — ذُو مُصْمِيَاتٍ مُوبِقُ الشَّيْطَانِ

آپ یگانہ پہلوان ہیں آپ کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے — آپ نشانہ رس تیروں کے مالک شیطان کے ہلاک کرنے والے ہیں

هُوَ جَنَّةٌ إِنِّي أَرَى أَثْمَارَهُ — وَقُطُوفُهُ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِ

آپ باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے پھل — اور خوشے میرے دل کے قریب کر دیے گئے ہیں

أَلْفَيْتُهُ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدَى — وَرَأَيْتُهُ فِي الدُّرِّ كَاللَّمَعَانِ

میں نے آپ کو حقائق و ھدایت کا سمندر پایا! — اور چمک دمک میں آپ کو موتی کی طرح پایا!

قَدْ مَاتَ عِيسَى مُطْرِقًا وَنَبِيُّنَا — حَيٌّ وَرَبِّي إِنَّهُ وَافَانِ

حضرت عیسےٰ تو چپ چاپ گذر گئے اور ہمارے نبی کریم صلعم — زندہ ہیں اور بخدا وہ مجھ سے ملے بھی ہیں!

وَاللّٰهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ جَمَالَهُ — بِعُيُونِ جِسْمِي قَاعِدًا بِمَكَانِ

بخدا میں نے حضور پر نور کو — اپنی ان آنکھوں سے اپنے مکان میں بیٹھے دیکھا ہے

هَا إِنْ تَظَنَّيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَائِشًا — فَعَلَيْكَ إِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانِ

دیکھ اگر تو ابن مریم کو زندہ سمجھتا ہے — تو تیرا فرض ہے کہ اسکو بدلیل ثابت کرے

أَفَأَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيحَ بِيَقْظَةٍ — أَوْ جَاءَكَ الْأَنْبَاءُ مِنْ يَقْظَانِ

کیا تو بھی مسیح علیہ السلام سے بیداری میں ملا ہے — یا کسی جیتے جاگتے شخص نے تجھے بتایا ہے کہ میں نے ان کو زندہ دیکھا ہے

اُنْظُرْ إِلَى الْقُرْآنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ

قرآن کو دیکھو وہ کس طرح (ان کی) موت کی وضاحت کرتا ہے

أَفَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمٰنِ

کیا تو رحمٰن کی ھدایت سے منہ پھیرتا ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(منقول از مقامات النساء)

(۱)

حضرت اُم المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت فاطمہ رضؓ سے بڑھکر کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔ بات کرنے کے انداز میں، روایت بیان کرنے کے طریق میں اور (اُٹھنے) بیٹھنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے کہ حضرت فاطمہ رضؓ آرہی ہیں۔ تو اُنہیں مَرحبًا (خوش آمدید) کہتے اُٹھ کر ملتے پیار کرتے اور ہاتھ تھامے ہوئے اپنے ساتھ لاتے۔ یہاں تک کہ اپنی جگہ پر لاکر بٹھاتے۔ اور حضرت فاطمہ رضؓ کا یہ طریق تھا۔ کہ جب حضور علیہ السلام اُن کے ہاں جاتے تو وہ مَرحبًا کہتیں اور اُٹھکر آگے بڑھتیں اور پیار کرتیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں تھے۔ تو حضرت فاطمہ رضؓ آئیں۔ حضور علیہ السلام نے انہیں مَرحبًا کہا اور پیار سے بوسہ دیکر اُن کے کان میں ایک بات کہی۔ جس سے حضرت فاطمہ رضؓ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ حضور علیہ السلام نے اُن کے کان میں ایک بات کہی جس سے حضرت فاطمہ رضؓ مسکرا دیں۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ اس پر میں نے عورتوں سے کہا۔ کہ میں قبل ازیں حضرت فاطمہ رضؓ کے اس ارفع مقام کو نہ جانتی تھی۔ وہ تو صاحب مرتبہ خاتون ہیں۔ ابھی سنجیدگی سے روتی تھیں اور ابھی سنجیدگی سے مسکرا رہی ہیں۔ پھر فرمایا۔ کہ میں نے اس وقت حضرت فاطمہ رضؓ سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام نے آپ سے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرا ابھی بتا دینا میرے رازدار ہونے کے خلاف ہے۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ تو حضرت فاطمہ رضؓ نے بتایا۔ کہ پہلی مرتبہ حضور علیہ السلام نے مجھے یہ کہا تھا۔ کہ میں اب جلد فوت ہونے والا ہوں۔ اس پر میں رو پڑی، دوسری مرتبہ حضور علیہ السلام نے یہ بتلایا۔ کہ میرے سارے خاندان میں سے تم (حضرت فاطمہ رضؓ) مجھے سب سے پہلے ملوگی۔ اس خبر پر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں بے اختیار ہنس پڑی۔

تشریح:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا سے کیسا پاکیزہ سلوک اور کتنی بے مثال محبت ہے بیٹی ہے۔ کہ اپنی موت کی خبر سنتی ہے، اپنے چھینے بچوں اور پیارے خاوند سے جُدائی کی خبر سنتی ہے۔ مگر مسکرانے لگ جاتی ہے۔ کیونکہ اس موت کے ذریعہ اپنے سب سے محسن اور سب سے پیارے ابا جان صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں۔ کہ ایک مخزومیہ عورت (فاطمہ نامی) نے چوری کی۔ اس کے معاملہ میں قریش کو بہت فکر ہوا (کیونکہ وہ بڑے گھرانے کی عورت تھی اور اب چوری کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹا جانے والا تھا) انہوں نے باہم مشورہ سے کہا۔ کہ اس کے متعلق صرف حضرت اسامہ رضی ہی (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں) آپ سے بات کرنے کا حوصلہ کر سکتے ہیں۔ آخر لوگوں کے کہنے سے حضرت اسامہ رضی نے حضور علیہ السلام سے بات کی۔ آپ نے غصہ کے ساتھ فرمایا۔ کہ اے اسامہ کیا تم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزاؤں کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ نے لوگوں کو جمع کر کے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے تباہ کیا۔ کہ اُن میں جب بڑے گھرانے کا آدمی چوری کرتا۔ تو اُسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اسے سزا دیتے خدا کی قسم کہ اگر میری بیٹی فاطمہ رضی بھی چوری کرے تو میں خدا کے فیصلہ کے مطابق اس کا ہاتھ بھی کاٹوں گا۔

تشریح :۔

ہمارے سید و آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کمال ہے کہ آپ نے جملہ احکام خداوندی کو بتمام وکمال پورا کر دکھایا۔ قریشی مہاجرہ بنو مخزومہ کی فاطمہ کے ہاتھ کاٹے جانے کے خیال سے پریشان ہو رہے تھے لیکن نبیوں کا سردار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بر سر منبر فرما دیتا ہے۔ کہ خدائی قانون میں جیس بیس کے کیا معنے؟ اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی (خدانخواستہ) چوری کرے۔ تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔ اللھم صلّ علی النبی والہٖ لاسیما علیٰ فاطمۃ الزہراء رضی

(۳)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں فجر کی نماز پڑھاتے تو بہت سی مومن عورتیں بھی چادریں اوڑھے آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوتیں پھر وہ خواتین گھروں کو واپس جاتیں اور (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔

تشریح :۔

اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر پہلے وقت پڑھاتے تھے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ بہت سی صحابیات بھی مسجد میں باجماعت نماز میں شریک ہوا کرتی تھیں مگر عورتوں کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ الگ صف بنا کر کھڑی ہوں۔ اور پردہ کا التزام رکھیں۔

مصباح پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں بھی جاتا ہے۔ اس لئے اسمیں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچو!

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب۔ اکمل لاہور)

حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی وحی سے یہ الفاظ شائع فرمائے:-

"یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہارا ملک ان زلازل وآفات سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔

پھر فرمایا:- "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

اس کے بعد خوفناک زلزلوں اور تباہ کن سیلابوں اور جنگوں سے جو کچھ مشرق و مغرب میں ہوا۔ سب کو معلوم ہے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ ہمارا ملک خدا کے فضل و رحم سے محفوظ رہیگا۔ مگر جب مخالفین معاندین شوخی و شرارت سے باز نہ آئے۔ تو تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے۔ اور اول آسام میں ایسا شدید زلزلہ آیا۔ کہ اسے دنیا کا پانچواں بڑا زلزلہ بلکہ ان سے بڑھکر تسلیم کر لیا گیا۔ جس سے بیتوں روز تک يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ کا منظر پیشِ نظر رہا۔ پھر سیلاب آیا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں پانی کی جھیلیں بن گئیں۔ اور مکانات پیوند زمین ہوگئے۔ آسام ہی میں نہیں۔ بلکہ یو۔ پی۔ بہار تمام انڈیا میں خصوصاً مشرقی پنجاب میں سیلاب اور پر زور بارشوں سے گاؤں کے گاؤں ناپید ہو گئے۔ اناج کے ذخیرے تباہ، ریلوے لائنیں اور سڑکیں گڑھے بن گئے۔ پھر پاکستانی پنجاب میں جو تباہی و بربادی پھیلی۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے کی بات ہے۔ زمیندار کے شاعرِ خاص نے اسے بے اختیار طوفانِ نوح تسلیم کر لیا۔ لکھتا ہے:-

یہ سیلاب آیا کہ طوفانِ نوحؑ
جسے دیکھ کر تن میں لرزاں ہے رُوح

یہ وادی ہے یا رود بارِ عذاب
یہ ہے موت کی فوج یا موجِ آب

مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب صدر مرکزی جمیعۃ العلماء پاکستان رقمطراز ہیں:-

"طوفانِ نوحی کا مظاہرہ ہوا"

اور فرماتے ہیں:-

"ہمارے اعمال و افعال نے ہمیں انواع و اقسام کے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے طوفانِ نوح سے قوم کی قوم کا غرقاب ہونا...... امم ماضیہ پر عذاب آئے...... ان قوموں پر ایسا عمل نہ تھا۔ جو ہم میں نہ ہو"

(زمیندار ۱۹ ستمبر)

غرض وحی الٰہی کی لفظاً بلفظاً تصدیق پر مجبور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مان لیا۔ کہ یہ عذاب پر عذاب ہے اور طوفانِ نوحؑ اس کا علاج وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے کئی برس پہلے فرما دیا۔ ع

"آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج"

اور ارشاد کیا:۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

قرآن مجید میں بھی قَدْ مَسَّ اٰبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ کہنے والوں کو ہدایت فرماتی ہے۔ کہ

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنٰھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون

ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف اپنے رسول بھیجے۔ پھر ہم نے ان کو طرح طرح کے دکھوں، آفتوں میں مبتلا کیا۔ تا وہ عاجزی اختیار کریں۔

پس خدا کی جناب میں تضرع اختیار کرنا چاہیئے اور شوخی و شرارت سے باز رہنا لازم ہے ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

اعلان

بعض بہنوں کی شکایت پہنچی ہے۔ کہ انہیں پرچہ وقت پر نہیں ملتا۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ ہم یہاں سے تمام خریداروں کو پوری نگرانی سے پرچے روانہ کر دیتے ہیں۔ آئندہ بھی انشاء اللہ پوری توجہ اور احتیاط سے پرچے بھجوائے جائیں گے۔ مہربانی فرما کر اپنے ہاں کے ڈاکخانہ سے اس کی وجہ دریافت کریں۔

ادارہ

✮ ایک مہجور مہاجر کی فریاد

خراب مٹی نہ ہوتی کسی کی نہ بگڑی اپنی وطن سے نکلے
کبھی ایسا کہ جس سے چھٹی ہی جان گویا بدن سے نکلے
وطن میں لاؤ اپنے پہلے ہوں خوش رنگ پھول صحرا کا بلبل چمن سے نکلے
ذرا تصور میں یاد آئے ادھر سے سموم بفضلِ خدا وہ وا ہم سے نکلے
ادھر سے یاد ہو قائم رہے نہ کوئی بھی انجمن سے نکلے
جو نیر ہو صدق و صفا ہو عزائم ہو جناب باری
مثالِ انجم ہو بارگاہِ جناب میں مرد و زن سے نکلے
یہ التجا ہے یہی دعا ہے ہرگز نہ جیتے جی مرد و زن سے نکلے
کہ اہلیت کا غذبہ ہو روح و بدن پہ طاری
الٰہی حالت ہو نزع کی جب قضائے اللہ وطن سے نکلے
زباں پہ ہو لا الٰہ جاری جب میں اسیر ہوں
وہ قادیاں کی ہوا ارضِ اقدس کہ جس میں پیر میری تن سے نکلے
یہ آرزو ہے ملے ہے اکمل وہیں پہ جان میری تن سے نکلے

اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کی عظمت

محترمہ مسعودہ صمد ۔ از ڈھاکہ ۔ مشرقی بنگال

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ــــ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

صفحۂ عالم پر "قرآن مجید" ہی صرف ایک ایسی کتاب ہے جسے صحیح معنوں میں کلام اللہ کہا جا سکتا ہے ۔ یہ عظیم المرتبت الہامی کتاب آج سے چودہ سو سال قبل سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر "علے مکث" یعنی تھوڑی تھوڑی آیات کی صورت میں نازل ہوتی تھی ۔ اس کا ایک ایک حرف آج تک محفوظ اور غیر مبدل ہے ۔ یہی اور صرف یہی وہ شاندار کتاب ہے جسکو خدائے قادر و مطلق کی حفاظت ہمیشہ کے لئے ساتھ ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے کس شان سے فرمایا ہے :-

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون"

کہ یقیناً ہم ہی نے اس کتاب کو نازل کیا ہے ۔ اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کرنا بھی ہمارے سپرد ہے ۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ کو پوری طرح نبھایا ۔ اور قرآن مجید کی ہر طرح سے حفاظت کرنا بھی ہمارے سپرد کی ہے ۔ ....

....

..... جس کے نتیجہ میں یہ عظیم الشان کلام آج بھی ہر قسم کی تبدیلیوں اور مرورِ زمانہ کے بد اثرات سے پاک ہے ۔ اور یہ حقیقت مسلّمہ ہے ۔ اور دوست اور دشمن سبھی اس پر گواہی دیتے چلے آئے ہیں ۔ اور دیتے رہیں گے ، انشاء اللہ ۔

قرآن مجید سے پہلے کی کتب سماویہ زبور ، تورات ، انجیل ، وغیرہ بے شک اپنے اپنے وقت پر خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامی کتب تھیں ۔ مگر ایک محدود عرصہ کے لئے نازل ہونے کی وجہ سے اپنے اپنے کام کے ختم ہوتے پر خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کی حفاظت اٹھالی گئی ۔ کیونکہ ان کے لئے حفاظت کا اس قسم کا کوئی خدائی وعدہ نہ تھا ۔

ہماری پیاری کتاب قرآن مجید ہی وہ آخری شریعت اور کامل کتاب ہے ۔ جس کے بعد اور کوئی شریعت نہیں اور جو قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کے لئے ہر قسم کی بھلائی اور بہبودی کے راز اپنے اندر لئے ہوئے ہے ۔ جو شخص اس پر جس قدر غور و تدبر کریگا ۔ اسی قدر لعل و جواہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اپنے دامنِ مراد کو بھر لیگا۔

قرآن مجید کی صفات و کمالات کو معلوم کر کے بے ساختہ اس پیاری کتاب کو پڑھنے کے لئے دل بے تاب ہو جاتا ہے۔ اور جب ہم اپنے رب کی اس چٹھی کو پڑھتے ہیں۔ تو اس میں اپنے آقا کو ہم سے مخاطب پاتے ہیں۔ جیسے وہ ہم کمزور، گنہگار بندوں سے نہایت شفقت اور محبت اور نرمی سے باتیں کر رہا ہو۔ اور ہمیں طرح طرح کے امثال اور گذشتہ انبیاء کے واقعات سنا کر نصیحت فرما رہا ہو۔ کہ دیکھو کفار کا یہ حشر ہوا۔ اور فلاں قوم فلاں نبی کے انکار سے یا فلاں فلاں گناہ اور بدی کے ارتکاب کی وجہ سے ہماری گرفت کے نیچے آگئی۔ تم اگر ان بداعمالیوں سے بچ کر میرے بھیجے ہوئے رسول محمد صلعم اور اس کے اوپر نازل شدہ احکام کی پوری پوری پابندی کرو گے۔ تو فلاح اور کامیابی دین اور دنیا میں تمہارے قدم چومے گی۔ اور میں اپنی رضوان اور غفران کی چادر سے تم کو لپیٹ لونگا۔ اور اپنی ابدی جنت کا تمہیں حقدار بناؤں گا۔ اور اگر تم نے ان سب باتوں پر عمل نہ کیا۔ تو میرے عذابِ شدید میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ وغیرہ وغیرہ

قرآن مجید ہی میں خدا تعالےٰ بار بار اسکو پڑھنے اور یاد کرنے کی تاکید ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ؟ یعنی ہم نے اس قرآن کو بہت آسان پیرایہ میں نازل کیا ہے۔ کیا کوئی ہے۔ جو اسے یاد کرے؟

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑی تھوڑی آیات کی صورت میں قرآن مجید نازل ہوتا تھا۔ تو صحابہ اس حصہ نازل شدہ کو زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔ اور پھر نمازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس طرح قرآن مجید شروع سے ہی پاک سینوں میں محفوظ ہونا شروع ہو گیا اور اسلام میں ہزاروں حفاظ قرآن مجید کے گزرے ہیں۔ اور موجود ہیں۔ جو اپنے صدور میں قرآن مجید کو محفوظ کر کے اسکی ظاہری حفاظت کے موجب بنے، معنوی حفاظت خداتعالےٰ نے ہر صدی کے سر پہ مجدد بھیجکر فرمائی۔ اس موجودہ صدی کے سر پہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خداتعالےٰ نے نئے سرے سے احیاء دین فرمایا ہے۔ اور قرآن مجید کی تعلیم کو از سرِ نو تمام دنیا میں پھیلانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن مجید زبانی بھی یاد ہو۔ اور اس کے مطالب پہ غور و تدبر کر کے صحیح نکتے معلوم کرنے کی عادت ہو۔ گو سب کے لئے سارا قرآن مجید حفظ کرنا مشکل ہے۔ اس لئے بعض ضروری حصص کم از کم ضرور یاد ہونے چاہئیں۔ تاہم دوسرے مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور عام لوگوں کے لئے عموماً قابلِ رشک نمونہ ہوں۔

مسلمانوں نے قرآن مجید کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں بالکل پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور اس کی صرف ایک رسم رہ گئی ہے مسلمان اس کے معارف اور حقائق اور فضائل سے بے خبر ہو کر دنیوی کتب میں اپنا علمی شوق بڑھا رہے ہیں حالانکہ قرآن مجید ہی تمام علوم کا سرچشمہ ہے

اللہ تعالےٰ ہمیں ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ کہ تمہارے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کامل اسوۂ حسنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے کسی صحابی نے سوال کیا۔ تو جواباً آپ نے فرمایا۔ "کان خلقہ القرآن"۔ یعنی آپ کے اخلاق قرآن مجید میں بیان فرمودہ اخلاق فاضلہ کے عین مطابق تھے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہِ۔ یعنی خدا تعالیٰ کے اخلاق حسنہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے خدائے ذوالجلال کے تمام اخلاق حسنہ و صفاتِ کاملہ کو قرآن مجید کے آئینہ میں منعکس ہوتا دیکھ کر ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن مجید زندگی کا ایک مکمل لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے احکام صادر فرماتا ہے۔ جس پر چلنا انسان کے لئے آسان ہو جائے۔ اور وہ ہر قسم کے حالات میں دین پر عامل رہ سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کے سچے عاشق تھے۔ آپ نہایت کثرت سے قرآن مجید پڑھتے اور اس پر غور و تدبر فرمانے کے عادی تھے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار امورِ غیبیہ اور نکتہ ہائے معرفت آپ پر کھولے۔ آپ نے اپنی جماعت کو قرآن مجید سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے

ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود بھی بار بار جماعت کو خصوصاً ہم عورتوں کو قرآن مجید پڑھنے پڑھانے سمجھنے اور سمجھانے کی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے آقا کے فرمان کے مطابق خود بھی زیادہ سے زیادہ قرآن مجید سیکھیں۔ اور دوسروں کو سکھائیں۔ سمجھیں اور دوسروں کو اس کے فضائل سمجھائیں۔

رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ دو شخص مجھے بہت پیارے ہیں۔ ایک قرآن مجید پڑھنے والا، دوسرا پڑھانے والا۔ اب ہم سمجھ سکتی ہیں۔ کہ قرآن مجید پڑھنا اور پڑھانا کس قدر ثواب اپنے اندر رکھتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اس کے حقائق اور معارف اپنے فضل سے ہم پر کھولے۔ آمین

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

بقیہ صـ ملاحظہ

قرونِ اولیٰ کی ایک بڑھیا کی قابلِ تقلید مثال

جب تک کہ تم مجھے اس کے معاملے کے متعلق اطلاع نہ دو۔ کہنے لگے:۔

"یہ ہماری والدہ ہے۔ اسکو چالیس برس گذر گئے ہیں۔ آیاتِ قرآنی کے علاوہ یہ کلام نہیں کرتی۔ اس ڈر سے کہ وہ پھسل جائے۔ اور رحمٰن اس سے ناراض ہو جائے۔ میں نے کہا:۔

" ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۵۷: ۲۱)

(ترجمہ از الطرائف الادبیۃ الطریفۃ)

خاکسارہ سلیمہ قدسیہ بنت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ مبلغ اٹلی و افریقہ،

۱۵-۹-۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ وصیّت

کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا ن الوصیۃ

محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی

تحریک وصیت وہ الٰہی تحریک ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو جاری فرمایا جس رسالے کے ذریعہ آپ نے یہ مبارک تحریک شائع فرمائی۔ اس کا نام ہے "رسالہ الوصیت" اور اس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں "خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے۔ اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ کہ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا۔ کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے۔ کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا۔ کہ وہ زمین ماپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچکر مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں۔ جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی۔ کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرضِ التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب ... مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں۔ اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ **خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔** اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین!

اور پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم، اے خدائے غفور الرحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ ط

یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ صرف انہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسروں سے۔

ایسی صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدن کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمۂ اسلام اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے۔ کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایات اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن پر خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

باقی بر صفحہ —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عہد جو باندھا تھا تم نے اب سے پورا کرو"

نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب واقفِ زندگی

"امی! امی! دروازہ پر ایک خالہ جان آئی ہیں جو پوچھتی ہیں کیا منیر اور بشریٰ کی امی تم ہی ہو؟"

"آؤ نعیمہ! آؤ، کیسے آنا ہوا؟ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! اتنی مدت کے بعد کس طرح یاد کیا، ذرا سوچو تو چھ سال کا عرصہ کچھ کم نہیں، مانا تم یہاں نہیں تھیں، مگر بھول کر بھی تم نے خط نہ لکھا، ہاں تو کہو کیا حال ہے؟ امید ہے خیریت سے رہی ہو گی۔ اب تو ماشاء اللہ لیڈی ڈاکٹر بن چکی ہو گی۔ کالج تو تمہاری زندگی کا حصہ ہی بن کر رہ گیا ہے، تمہیں معلوم ہی نہیں کہ باہر دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ اور نہ تم نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش ہی کی۔ سچ بتاؤ، کیا کبھی مذہبی اخبارات کا بھی تم نے مطالعہ کیا ہے؟ کیا کبھی حضور کے خطبات پر بھی نظر غور کی؟ کیا کبھی مصباح کو اچٹتی ہوئی نظروں سے ہی دیکھا؟ ہاں ٹھیک ہے تمہیں بھلا فرصت ہی کب ملتی ہو گی، اس میں تمہارا قصور نہیں، تمہاری "ڈگری" کا قصور ہے کیوں ٹھیک ہے نا؟"

نعیمہ! لاؤ میں دیکھوں آج کل تمہارا مصباح کس عروج پر ہے؟ اوہو، نصیرہ! یہ اس میں تعزیت نامہ کیسا؟ کیسا اباجی فوت ہو گئے؟ کیا وہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملے؟

ہاں نعیمہ ان کو ہم سے جدا ہوئے تقریباً دو ماہ ہونے کو آئے۔ وہ کوئٹہ سے ملتان ملک عمر علی صاحب کے ہمراہ جا رہے تھے کیونکہ آپ ان کے بچوں کے استاد تھے، اور اسی غرض سے یہ سفر اختیار کیا گیا تھا مگر ابھی آپ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ خدا تعالیٰ کا پیغام گاڑی کے اندر راستہ ہی میں آ پہنچا اور آپ بخوشی اپنے آقا کے حضور چلے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

تم یہ سن کر کچھ خاموش سی کیوں ہو گئیں؟ کس خیال نے تمہارے دماغ پر قبضہ کر لیا؟ کیا اس بات نے کہ اباجی کو مجھ سے بہت محبت تھی، مگر نعیمہ! کیا اس قسم کے واقعات ہر روز تمہارے ہاتھوں سے نہیں گذرتے؟ کیا تم نے کئی جانوں کو اپنے سامنے ہمیشہ کی نیند سوتے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے اپنے کالج میں بیسیوں انسانوں کو میز پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے نہیں پایا؟ جن کو جس طرح چاہا تم نے چیرا پھاڑا؟

مگر نعیمہ ایک بات ضرور ہے کہ یہ تو ہم ہر وقت پکار پکار کر کہتی ہیں کہ ایک دن مرنا ہے۔ موت کا یہ تلخ پیالہ دنیا کے ہر ایک فرد نے چکھنا ہے اگر دنیا میں زندہ رہنے کا حق دکھتا تھا تو وہ صرف رسول کریم صلعم کی ذاتِ بابرکات ہی ہو سکتی تھی مگر آپ بھی جب دنیا میں اپنا کام ختم کر چکے تو خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ دیگر مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں مگر ہمارا "یعنی" جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ گویا کہ دنیا میں ایک ہی ہستی ایسی تھی جس کو دیکھ کر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید ہماری دنیوی زندگی غیر محدود ہو جائے نعیمہ! اگر حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہوتے تو پھر بھی یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ جس طرح حضرت مسیح اب تک زندہ ہیں، شاید دنیا کی عمر بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہو جائے یا کسی کی عمر لمبی ہو جائے مگر اسکے متعلق جماعت احمدیہ نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے، بلکہ عام انسانوں کی طرح وفات پا چکے ہیں گویا ایک مثال بھی دنیا میں ایسی نہیں پائی جاتی جسکو دیکھتے ہوئے کوئی یہ کہہ سکے کہ وہ موت سے بچ سکتا ہے۔ نعیمہ! صرف یہی ایک چیز ہے جو قطعی اور یقینی ہے مگر کبھی تم نے غور کیا کہ ہم عورتیں اسکے متعلق کس قدر غفلت اور بے توجہی سے کام لیتی ہیں۔ آہ! ہم اسکے متعلق کس قدر کم تیاری کرتی ہیں؟ ہم تمام دن رات دنیوی کاموں میں لگی رہتی ہیں ہماری تمام کی تمام جدوجہد محض اس بات میں خرچ ہو جاتی ہے کہ کوئی ڈگری حاصل ہو جائے، کوئی عہدہ مل جائے، کسی جگہ عزت قائم ہو جائے، اور اسی کوشش میں گھنٹوں کے بعد دن اور دن کے بعد اور دنوں کے بعد ہفتے اور ہفتوں کے بعد سال گذر جاتے ہیں، یہاں تک کہ ایکدن موت کا فرشتہ سر پر کھڑا ہوتا ہے اور چار و ناچار انسان کو خالی ہاتھ، خدا تعالیٰ کے حضور جانا پڑتا ہے۔

نعیمہ! اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی اصل زندگی وہی ہے جو موت کے بعد شروع ہوگی یہ دنیوی زندگی تو اسی طرح ہے جس طرح ہم اپنے بچہ کو سکول میں داخل کرتی ہیں، دیکھو جب ہم اپنے بچہ کو سکول میں داخل کرتی ہیں تو اس وقت کبھی ہم نے یہ خیال نہیں کیا کہ وہ ساری عمر سکول میں رہے گا۔ یا جب وہ سکول سے فارغ ہو جائے گا تب بھی کوئی کام نہیں کرے گا۔ ہم بچہ کو اسی لئے سکول میں داخل کراتی ہیں کہ وہ اپنی آئندہ زندگی کے لئے تیاری کرے اور اس کا مستقبل شاندار اور خوشگوار گذرے۔ بعینہٖ نعیمہ! یہی دنیوی زندگی کا حال ہے ہمیں بھی یہ مختصر سی زندگی صرف اسلئے ملی ہے کہ ہم اس میں اپنی آنے والی زندگی کے لئے تیاری کرلیں۔ وہ زندگی دائمی ہے، اسکے مقابلہ میں یہ ۵۰ - ۶۰ سال کی عمر کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ جس طرح ایک تعلیم حاصل کرنے والے بچہ کی بابت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسکی اصل زندگی اسی وقت شروع ہوگی جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہماری اصل زندگی بھی اس جہان سے گذر جانے کے بعد ہی شروع ہوگی مگر افسوس ہماری اسی کی طرف سب سے کم توجہ ہے۔

ہم نے کبھی اپنی زندگی کا محاسبہ نہیں کیا، کہ کم از کم پانچ وقت کی نماز ہی کے لئے ہم کیا جدوجہد کرتی ہیں؟

دیکھو نعیمہ! رسول کریم صلعم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا اور کون مقرب ہو سکتا ہے؟ مگر آپ کی یہ حالت تھی کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ بوڑھے ہو چکے تھے اور ساٹھ سال سے زیادہ آپ کی عمر تھی آپ رات کے وقت نماز کے لئے اٹھتے اور اتنی دیر خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے رہتے کہ آپکے پاؤں متورم ہو جاتے۔

دیکھو، ہمیں خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ پانچ وقت نماز ادا کیا کرو، مگر خدا تعالیٰ کے اس حکم کی پوری طرح اطاعت نہیں کرتیں۔ حالانکہ ہم اس رحیم و کریم خدا کے احسانات اور انعامات کو جو ہم پر ہوتے ہیں، دن رات مشاہدہ کرتی ہیں۔ دیکھو دنیا میں نوکر بھی بعض اوقات اپنے آقا کی اطاعت میں کس درجہ تک بڑھ جاتے ہیں کہ ایک راجہ تھا اس نے ایک دفعہ بینگن کا بھرتہ کھایا جو اسے بہت پسند آیا۔ اس نے دربار میں بینگن کی تعریف کی، یہ سنکر اس کا ایک خوشامدی درباری بھی تعریف کرنے لگا۔ کہ حضور! اس کی ظاہری شکل بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے: اس کا بدن ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی صوفی نے چوغہ پہنا ہوا ہو، اسکی سبز ڈنڈی ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے سبز پگڑی سر پر بندھی ہو سبز پتوں میں چھپا ہوا یہ ایسا دکھائی دیتا ہے، جیسے کوئی عابد، عبادت کر رہا ہو۔

کچھ دن راجہ نے بینگن کھانے میں افراط سے کام لیا، تو اسکو بدہضمی ہو گئی تو اس نے دربار میں آکر ذکر کیا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ بینگن بڑی اچھی چیز ہے مگر معلوم ہوا کہ یہ بہت خراب ہے یہ سنکر وہی درباری کہنے لگا:-

"حضور! بینگن بھی کوئی سبزی ہے، اسے تو سبزیوں میں شمار کرنا حماقت ہے، فلاں طبیب نے اسکے متعلق یوں کہا ہے اور فلاں طبیب نے یوں۔ یہ بڑی خراب اور ضرر رساں چیز ہے۔ اور اسکی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے کہ کسی چور کا ہاتھ منہ کالا کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاہی پر لٹکا دیا گیا ہو۔ یہ بھی ٹہنی میں لٹکا ہوا بالکل ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

کسی نے پوچھا کہ اس دن تو تم نے اتنی تعریف کی تھی اب مذمت کر رہے ہو۔ کیا بات ہے؟

کہنے لگا: میں بادشاہ کا نوکر ہوں، بینگن کا نوکر نہیں

تو انسانوں کی نوکری میں بھی بعض لوگ اطاعت کو کمال درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ حالانکہ انسان بعض اوقات جھوٹ بھی بولتا ہے دوسرے کو گمراہ بھی کر دیتا ہے۔ مگر وہ خدا جس کی اطاعت میں فائدہ ہی فائدہ ہے جس نے کوئی حکم ایسا نہیں دیا جس میں نقصان ہو مگر اسکی اطاعت میں انسان اس قدر اہتمام نہیں کرتا۔

نعیمہ! اصل وجود جس کی اطاعت میں دریغ نہیں ہونا چاہیئے وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب کوئی انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پر جا کھڑا ہوتا ہے کہ جو خدا کہیگا وہی کروں گا، اور وہ اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے کہ جدھر میرا خدا ہے اُدھر میں ہوں تو پھر وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا کبھی نامراد نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ مقام ہے جسکے بعد ساری دنیا کے انسان مل کر بھی گمراہ کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے مضبوط ہاتھ کو پکڑ لیا ہوا ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔

دیکھو نعیمہ! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مومن کی علامت یہ ہے:۔

والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

ہر انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ وہ اپنی بڑائی چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہاری اس فطرت سے آگاہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ تم کو بڑائی ملے۔ مگر اس کے حاصل کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ تم اپنے لئے امام بننے کی دعا کرتے رہو۔ اس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں جس طرح اگر مرد یہ چاہتا ہے کہ اسکی بیوی سمجھدار ہو اور وہ اسکے تابع چلے تو وہ امام ہوگا اور عورت ماموم۔ اور اگر کوئی عورت اپنی اولاد کی نیک تربیت کرے تو وہ امام ہوگی، اور اسکی اولاد ماموم۔ اور اولاد کے تمام کام اس عورت کی طرف منسوب کیئے جائیں گے۔ یقیناً وہ قبر میں آرام کی نیند سو رہی ہوگی۔ اور اسکے بچے جب صبح کی نماز پڑھیں گے تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے صبح کی نماز پڑھی۔ اور اگر اس نے بچوں کو تہجد پڑھنے کی عادت ڈالی ہوگی تو وہ اس وقت جبکہ ہو کا عالم ہوگا، ستارے جگمگا رہے ہوں گے تو اسکے بچے جب تہجد پڑھیں گے تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے (اور وہ قبر میں سو رہی ہوگی) کہ اس نے تہجد کی نماز پڑھی۔

دیکھو نعیمہ! کتنی شاندار ترقی ہے جو ہم عورتیں حاصل کر سکتی ہیں۔

یہ تو ہوا نماز کا فرض! کبھی تم نے اور بھی سوچا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم پر کون سی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔؟ کبھی تم نے الفضل کا مطالعہ کیا ہو تو علم ہو، دیکھو میں بتاتی ہوں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اے جماعت احمدیہ! اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو "مناد" مقرر کیا گیا ہے۔ اور اگر ڈھنڈورچی اچھی طرح ڈھنڈورا نہ دے، تو وہ کبھی اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ اس طرح کام کریں، جس طرح ایک ڈھنڈورچی کرتا ہے۔ اپنے اہل کو، اپنے رشتہ داروں کو، اپنے محلہ والوں کو، اپنے گاؤں والوں کو، اپنے شہر والوں کو اور اپنے محلّہ والوں کو یہ آواز پہنچا دیں اور پہنچاتے چلے جائیں، کیونکہ نہیں معلوم، خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کس وقت کھلیں۔ ہو سکتا ہے جب وہ وقت آئے تم خاموش ہو اور ہدایت سے محروم ہو جاؤ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت خیال کرو، تمہاری زبان میں اثر نہیں، ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب اثر ظاہر ہوتا ہے، لیکن اگر ابھی زبان میں اثر نہیں تو پھر اثر پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ دیا ہے جو ہمارے زمانے سے پہلوں کو نہیں ملا۔

رسولِ کریم صلعم کے بعد دنیا آج تک اس دن کی منتظر رہی ہے خدا تعالیٰ کا وہ نور جس کی نوح سے لے کر رسول کریمؐ تک ہر نبی خبر دیتا رہا ہے، اب وہ ظاہر ہوا ہے۔ آسمان سے خدا کا ایک مقدس نور نازل ہوا ہے۔ دنیا نے اگرچہ اسے نازل ہوتے نہیں دیکھا لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اسکی طرف سے آیا۔ خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ اسکے ساتھ ہے۔ دنیا نے اگرچہ وہ ہاتھ نہیں دیکھا لیکن خدا نے خود اسکی گواہی دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی ہے۔ دنیا نے اگرچہ اسے نہیں دیکھا مگر خدا کہتا ہے وہ میرا ہاتھ ہے۔ لاکھوں کروڑوں .... سالوں کے بعد وہ مقدس پیدا ہوا۔ اس نعمت کی دنیا کو خبر دو، اور گلی کوچوں میں اسکی منادی کرادو، اور دیوانہ وار کرو۔

وہ جو آج خدا تعالیٰ کے نام کی منادی کرتا ہے، قیامت کے روز اسکی منادی کرادی جائے گی۔

جو آج خدا کے نام کو بلند کرتا ہے، قیامت کے دن اسکے نام کو بلند کیا جائے گا۔

وہ جو آج لوگوں کو جنت کے لئے بلاتا ہے، قیامت کے روز اسے جنت بخشی جائے گی۔

وہ جو آج لوگوں کو توبہ کے لئے بلاتا ہے، قیامت کے دن خدا تعالیٰ اسکے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔

تمہارے لئے بخشش ہے۔ بخشش فضل ہے۔

فضل، برکت ہے۔ خدا نے خود آسمان کو تمہاری تائید کے لئے تیار کیا، اور زمین کو تمہاری تائید کے لئے حکم دیا۔

پس جاؤ، اور دنیا میں منادی کرو۔ یہاں تک کہ تمہارے گلے بیٹھ جائیں اور دنیا کے کان تھک جائیں۔ یا تو سب لوگ مان جائیں یا خدا ان کے دلوں پر مہر کر دے۔ اگر وہ جنت کے لائق ہیں تو جنت میں داخل کر دے، اور اگر وہ دوزخ کا ایندھن ہیں تو اسکے اہل بن جائیں۔

کب تک خدا کے مقدس دُکھ دئے جائیں گے؟

کب تک ان کو گالیاں دی جائیں گی؟

کب تک خدا کی ہستی کو فریب دیا جائے گا؟

یہ دن ختم ہونے چاہئیں، اور ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے"۔

نعیمہ! یہ ہے مصلح موعود کی آواز۔ جس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ اس آواز کو سُن کر بے قرار ہو جائے۔ دُنیا کی بے ثباتی ظاہر ہی ہے۔ دیکھو عقلمند وہی ہے جو آخرت کا سامان کرتا ہے، اور دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا

ہم بیعت کے وقت یہ عہد کرتی ہیں کہ:۔

دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گی۔

مگر کبھی سوچا بھی کہ ہم اس پر کس حد تک عمل پیرا ہیں؟

کاش! جو عہد ہم نے اپنے خلیفہ کے ہاتھ پر کیا ہے اس کو احسن طریقہ سے پورا کر سکیں

او ہو نعیمہ! تم جانے کے لئے تیار ہو رہی ہو، تھوڑی دیر تو بیٹھو، ہر وہ مجلس جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے بابرکت ہے۔ ایسے دن بار بار نہیں آیا کرتے۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کے متعلق جی چاہتا ہے کہ آج ہی تم سے کہہ دوں۔ چونکہ تم ایسی ہی باتوں سے گھبرا رہی ہو تو آؤ ایک دفعہ میرے ساتھ مل کر دعا کرو۔

شاید نعیمہ! میرے مارشش جانے کا جلدی حکم ہو جائے پھر میں اور تم کبھی اکٹھی نہ ہو سکیں۔ ہاتھ اٹھاؤ نعیمہ! سوچ کیا رہی ہو؟ :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے خدا! ہمارے اندر سچی محبت پیدا کر۔ رسولِ کریم کی سچی محبت پیدا کر۔ اور محض اپنے فضل سے قرآنِ کریم اور اپنے دین کی سچی محبت پیدا کر۔ اور سچی محبت نوعِ انسان کی پیدا کر۔ دنیا میں ہم ایسا بہترین وجود بنیں، جس کی مثال نہ ہو۔ اور جب ہم اس دنیا سے جائیں تو خدا تعالےٰ بھی ہم سے خوش ہو۔ گھر والے بھی خوش ہوں، محلہ والے بھی خوش ہوں۔ اور جیسا کہ رسولِ کریم صلعم نے فرمایا: "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے" خدا کرے ہم حقیقی مائیں بنیں، اور ہمارے ذریعہ اس دنیا میں، ہماری قوم میں جنت پیدا ہو۔ اور جب ہم اس دُنیا سے جدا ہو کر اگلے جہان میں جائیں تو خدا تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر نازل ہوں، اور ہم خدا کی جنت حاصل کرنے والی بنیں"۔

ابھی ہم نے دُعا ختم بھی نہ کی تھی کہ اماں نے آواز دی:۔

"نصیرہ! نماز کا وقت ہو گیا"۔

اور میری آنکھ کھل گئی۔

احمدی بہنوں سے درخواست

مصباح آپ کی امداد کا بہت محتاج ہے۔ اس کی اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا اولین فرض ہے۔ تمام احمدی بہنوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جہاں وہ خود اس کی خریدار بنیں۔ وہاں مزید خریدار بنانے میں ہماری معاونت فرمائیں۔

(ادارہ)

لجنہ اماءاللہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا

جلسہ

مورخہ ۲۸ کو لجنہ اماءاللہ ماڈل ٹاؤن کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت ام ناصر احمد صاحب صدر لجنہ اماءاللہ اور حضرت امۃ المتین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے ہماری دعوت کو قبول فرماتے ہوئے ازراہِ نوازش شمولیت فرمائی۔

پانچ بجے شام زیر صدارت حضرت ام ناصر احمد صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم درثمین کے بعد حضرت جنرل سیکرٹری صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرونِ اُولیٰ کی ذی احترام اور قابلِ فخر خواتین حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت موسیٰ کی والدہ کے ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ اور فرمایا۔ کہ جس طرح گاڑی کا ایک پہیہ ٹوٹ جائے تو گاڑی نہیں چل سکتی۔ ایسے ہی خالی مردوں ہی سے قومی اور ملّی ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ مرد اور عورت مل کر کام نہ کریں۔

پس قومی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرد عورت مل کر کام کریں۔ آپ نے لجنہ کی بیداری کے لئے اور بھی بہت سی نصائح فرمائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت ام ناصر احمد صاحب نے لمبی دعا فرمائی اور جلسہ ختم ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری بھی کافی تھی۔

حیات بیگم اہلیہ مولوی بقاپوری صاحب
صدر لجنہ اماءاللہ ماڈل ٹاؤن
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز

از مہر النساء ادیبہ بنت میاں محمد احسن صاحب مردان

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :—

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔

کہ انسانوں اور جنوں کو میں نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ عبادت، اگرچہ کئی قسم کی ہے۔ مگر ان سب میں سے اہم اور ضروری عبادت، جس کی ادائیگی ہر مومن عورت اور ہر مومن مرد پر دن رات میں پانچ دفعہ فرض ہے وہ نماز ہے۔ اور پھر نمازوں میں سے بھی عشاء کی نماز بالخصوص زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ حتٰے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو منافق قرار دیا جو عشاء کی نماز باجماعت نہیں پڑھتے۔ وہی آفتاب جو صبح کے وقت مشرق کی طرف سے ترو تازہ اور چمکتا دمکتا بلند ہوتا ہے۔ تمام دن رات اپنا کام کر چکنے کے بعد آشیانۂ مغرب میں سو جاتا ہے۔ رات کا اندھیرا تمام دنیا پر غلبہ پا لیتا ہے۔ بادشاہ سے لے کر گدا تک سب نیند کے مزے لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں جو لوگ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے ان سے زیادہ بدقسمت اور روحانیت سے محروم اور کون ہو سکتا ہے؟

میری قابلِ احترام بہنو! گھر کے کام کاج اور خانہ داری کے جھگڑوں سے فرصت ملنے پر رات کو بستر پر لیٹ کر خیالات کئی طرف دوڑنے لگتے ہیں۔

اگر خیالات کی یہی رو اس وقت کی طرف پھیر دی جائے جب ہر انسان کو اپنے محسنِ حقیقی کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ تو دیکھو کس طرح دل کانپ جاتا ہے؟

کیا وہ خدائے برحق جس نے ہمیں کئی قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں اس کا حق نہیں کہ ہم چوبیس گھنٹوں میں سے کم از کم دو گھنٹے ہی اسکی عبادت کے لئے وقف کر دیں، وہ قادر قدیر ہے اور اتنی طاقت رکھتا ہے کہ دم بھر میں کچھ سے کچھ کر دے۔

بعض عورتوں کا خیال ہوتا ہے اور وہ کہتی ہیں کہ بچپن اور جوانی میں بھی کہیں نماز پڑھی جاتی ہے۔ ابھی تو بہت عمر باقی ہے۔ جب بوڑھے ہوں گے تو نماز پڑھ لیں گے۔ جن کے دلوں میں یہ خیال ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیا انہیں یہ معلوم ہے کہ موت کب آئے اور کس وقت آئے؟ ہمارے واسطے موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اگر ہم ان باتوں کو مدنظر رکھیں اور اس پاک ہستی کا ہمیں ڈر ہو تو ہم کبھی بھی اسکی یاد سے غافل نہیں ہو سکتیں۔ افسوس صد افسوس کہ اللہ کی رحمت کی محبت لوگوں کے دلوں سے بالکل ٹھنڈی ہو چکی ہے۔ اور وہ مالکِ حقیقی کو بھول چکے ہیں۔

زبانی دعوے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ جب تک ہم سچے دل سے اسکے احکام کی پیروی نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے :—

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ

یقیناً نماز بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے — جس طرح چھت بغیر ستون کے قائم نہیں رہتی، اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان بغیر نماز کے قائم نہیں رہ سکتا۔

ہم تو خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہیں اور ہم نے ہی نمونہ بن کے دوسرے لوگوں کو دکھانا ہے۔ اگر ہم خود ہی ان باتوں کو ترک کر دیں اور اس پر عمل نہ کریں تو دوسری اقوام ہم سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ ہم نام کے ہی احمدی نہ ہوں، بلکہ اس پر عمل کر کے دکھا دیں۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو اعتراض کا موقعہ نہ ملے، اور وہ ہمیں یہ نہ کہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتی ہو، تم خود اس پر عمل نہیں کرتیں۔ تو اس واسطے پیاری بہنو! ہم کو ان باتوں کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور ہم کو بیدار ہو جانا چاہیئے۔

وقت بہت نازک ہے۔ دنیا کے حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں اور زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ:۔

"اے دنیا والو! تم کو اب بھی سمجھ نہیں آتی کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا سے کیا ہو گیا لیکن تم ہو کہ ابھی تک خوابِ غفلت میں پڑے سو رہے ہو۔"

میری قابلِ قدر بہنو! ہم کو نمازوں میں بالکل سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بار بار اپنی جماعت کو نمازوں اور دعاؤں کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ہی سب بلائیں ٹل سکتی ہیں، بشرطیکہ ہمارا اس پر کامل ایمان ہو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

خدا کے ذکر ہی سے دلوں کا اطمینان حاصل ہوتا ہے

پس اگر آپ چاہتی ہیں کہ آنے والی بلاؤں سے ہم بچی رہیں تو آپ نماز پنجگانہ ترک نہ کریں۔ کہ نماز تمہاری اندرونی، اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ آپ نہیں جانتیں کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ قبل اسکے کہ جو دن چڑھے، ہم اپنے مولیٰ کریم کی جناب میں عاجزی کریں کہ ہمارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔ اس لئے آپ کو زمانہ حال پر غور کرتے ہوئے نمازوں پر زیادہ زور دینا چاہیئے، اور بچیوں کو بھی نمازوں کا عادی بنانا چاہیئے۔ کہ یہی ان کی ترقی کا زینہ ہے۔

ہمارے گھر میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ان باتوں کا خاص طور سے خیال رکھا جاتا ہے۔ میرے ابا جان (خدا ان کی عمر میں برکت دے) وہ جب بھی باہر سے گھر آتے ہیں اگر نماز کا وقت ہو تو ان کا پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ:۔

"بچو! نماز پڑھی ہے؟"

اور ساتھ یہ تاکید ہوتی ہے کہ:۔

"وقت پر نمازیں ادا کیا کرو"

دیکھو جب انسان کو سخت بھوک لگی ہوتی ہے، اگر وقت پر کھانا نہ ملے اور دیر ہو جائے، تو کچھ مزہ نہیں آتا۔

اسی طرح نماز کی کیفیت ہے اگر وقت پر نہ پڑھی جائے تو کچھ لطف نہیں آتا۔

آخر میں میں دعا کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتی ہوں کہ وہ ہمیں نمازیں پڑھنے اور اپنی عبادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور حقیقی معنوں میں صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین

بقیہ اھدنا الصراط المستقیم ص

کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ میرا تجربہ ہے کہ جن غیر مذاہب کے لوگوں نے میرے کہنے پر یہ دعا مانگی ہے، اللہ تعالےٰ نے ان پر اسلام کی سچائی کھول دی ہے اور میں تجربہ کی بناء پر یقین رکھتا ہوں کہ جو کوئی بھی سچے دل سے یہ دعا مانگے گا اس کی ہدایت کیلئے ضرور کوئی سامان خدا تعالےٰ کی طرف سے پیدا کیا جائے گا کہ یہ ممکن نہیں کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا موجود ہو اور ہدایت کیلئے چلانے والا اسکے دروازے سے مایوس آئے۔

سراج بی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیرِ آیت

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

منقول از تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل

اس آیت میں ایسی اعلیٰ اور مکمل دُعا سکھائی گئی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی یہ دُعا کسی خاص امر کے لئے نہیں ہے، بلکہ ہر چھوٹی بڑی ضرورت کے متعلق ہے اور دینی اور دنیوی ہر کام کے متعلق اس دُعا سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ہر کام خواہ دینی ہو یا دُنیوی، اسکے پُورا کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی طریق ہوتا ہے، اگر اس طریق کو اختیار کیا جائے تو کامیابی ہوگی ورنہ نہ ہوگی۔ پھر بعض دفعہ کئی طریق ایک کام کو کرنے کے نظر آتے ہیں جن میں سے بعض ناجائز ہوتے ہیں اور بعض جائز۔ جو جائز راستے ہوتے ہیں اُن میں سے بعض تو مراد تک جلدی پہنچا دیتے ہیں اور بعض دیر سے پہنچاتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا میں ہمیں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے رہیں کہ وہ ہماری اس طریق کی طرف راہنمائی کرے جو اچھا اور نیک ہو اور جس پر چل کر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں اور جلد سے جلد کامیاب ہوں کیسی سادہ اور کیسی مکمل یہ دُعا ہے اور پھر کیسی وسیع ہے، زندگی کا وہ کونسا مقصد ہے جسکے متعلق ہم اس دعا کو استعمال نہیں کر سکتے۔ اور جو شخص یہ دعا مانگنے کا عادی ہو وہ کس طرح اس رنگ میں اپنی محنت کو زیادہ سے زیادہ بارآور کرنے کی کوشش نہ کرے گا۔ کیونکہ جس شخص کو ہر وقت یہ یاد دلایا جائے گا کہ ہر مقصد کے حصول کے لئے اچھے طریق بھی ہیں اور بُرے طریق بھی ہیں، اور یہ کہ اسے ہمیشہ اچھے طریق کے تلاش کرنے اور اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور پھر اچھے طریقوں میں سے بھی اس طریق کو اختیار کرنا چاہیئے جو سب سے قریب ہو، اس کا دماغ کس طرح اس تعلیم کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے دُعا کریگا کہ اسے صراطِ مستقیم دکھایا جائے، اس کا دماغ خود بھی اس خیال سے متاثر ہوگا۔ اور اسکی اپنی کوشش بھی اپنے سب کاموں میں ایسے ہی راستہ کی تلاش میں خرچ ہوگی، اور جو شخص اپنے کاموں میں ان اصول کو مدنظر رکھے گا کہ

۱۔ میرے سب کام جائز ذرائع سے ہوں

۲۔ میں کسی ایک مقام پر پہنچ کر تسلی نہ پاؤں بلکہ غیر محدود ترقی کی خواہش میرے دل میں رہے۔

۳۔ میرا وقت ضائع نہ ہو بلکہ ایسے طریق سے کام کروں کہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں ہر کام پُورا کر لُوں

اُس کے مقاصد کی بلندی اور اس کے اعمال کی درستی اور اسکی محنت کی باقاعدگی میں کیا شک کیا جا سکتا ہے؟

حضورؓ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مسلمان اس دعا کو اخلاص سے مانگتے رہیں، اور اسکے مطالب کو ذہن نشین کریں تو دُعا کے رنگ میں تو جو فائدہ ہوگا وہ تو ہوگا ہی۔ اس کا جو اثر طبعی طور پر مسلمانوں کے دماغ پر ہوگا وہ بھی کچھ کم قابلِ قدر نہیں ہے۔

پس یہ دُعا جامع، بے حد ضرور اور عام ہے۔ ہر شخص ہر حالت میں اس کا محتاج ہے اور اس کے مانگنے میں اسے

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرونِ اولیٰ کی ایک بڑھیا کی قابلِ تقلید مثال

از سلیمہ قدسیہ بنت مسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیلؔ مبلغ اٹلی و افریقہ

"آنحضرت نے فرمایا :- کہ

میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی سی ہے ۔ تم اُن میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ۔ تمہاری ھدایت کا باعث ہوگی ۔

مندرجہ بالا حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل کا قابلِ تقلید واقعہ برائے اشاعت ارسال کرتی ہوں"

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں :- "میں ایک مرتبہ حج اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے ارادہ سے نکلا ۔ راستے میں کیا دیکھتا ہوں ۔ کہ ایک سیاہ چیز پڑی ہوئی ہے ۔ غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہُوا ۔ کہ ایک بڑھیا اون کا کُرتہ اور ایک اوڑھنی لپیٹے بیٹھی ہے ۔ میں نے اس کو کہا" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" ۔ اس نے جواب دیا" سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۳۶ : ۵۸) میں نے کہا" اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ۔ تو یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہے ۔ بولی " مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ (۱۸ ، ۱۷) میں سمجھ گیا ۔ کہ یہ راستے سے بھٹکی ہوئی ہے ۔ پھر پوچھا ۔ تو کہاں جانا چاہتی ہے ۔ کہنے لگی :- سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا" (۱:۱۷) میں سمجھ گیا ۔ کہ اس عورت نے فریضہ حج ادا کر لیا ہے ۔ اور اب بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ میں نے دریافت کیا ۔ کہ وہ کتنے دن سے وہاں بیٹھی ہے ۔ بولی " ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا" (۱۹ : ۱۱) میں نے کہا ۔ کہ تیرے پاس تو کوئی کھانا بھی نظر نہیں آتا ۔ جس سے تو پیٹ بھرتی رہی ہو ۔ بولی " هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ " (۲۶ : ۷۹) میں نے پُوچھا" تو وضو کس چیز سے کرتی ہے ۔ بولی " فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا" ۔ (۵ : ۷) میں نے کہا میرے پاس کچھ کھانا ہے ۔ کیا آپ کو کھانے کی ضرورت ہے" ۔ بولی :- " ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ" (۲ : ۱۸۷) میں نے کہا ۔ یہ تو رمضان کا مہینہ ہی نہیں جھٹ بول اُٹھی " وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ (۲ : ۱۵۸) میں نے کہا" سفر میں تو روزہ افطار کرنا جائز ہے" ، کہنے لگی" وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" ۔ (۲ : ۱۸۴) میں نے کہا" تو مجھ سے اس طرح کلام کیوں نہیں کرتی ۔ جس طرح میں تجھ سے کرتا ہُوں ۔ بولی :- " مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (۵۰ : ۱۸) میں نے پُوچھا ۔ تو کن لوگوں میں سے ہے ۔ کہنے لگی" وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (۱۷ : ۳۶) میں نے کہا مجھ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصور ہو گیا ہے۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔ کہنے لگی "لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (۱۲: ۹۲)
میں نے کہا "کیا آپ چاہتی ہیں۔ کہ میں آپ کو اپنی اس اونٹنی پر چڑھا کر آپ کے قافلہ سے ملا دوں،" کہنے لگی:" وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ (۲: ۱۹۷)
یہ سنکر میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا۔ بولی۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (۲۴: ۳۰)
میں نے اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور کہا سوار ہو جائیے۔

جب وہ سوار ہونے لگی۔ تو اونٹنی نے بدک کر اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ کہنے لگی۔" وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (۴۲: ۳۰) میں نے کہا آپ ٹھیریئے۔ میں اسے باندھ لوں، جب میں نے اُسے باندھ لیا۔ تو اسے سوار ہونیکے لئے کہا۔ بولی:۔ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ (۴۳: ۱۳) اس پر میں نے اونٹنی کی نکیل پکڑ لی۔ اور میں چلانے لگا اور بھاگنے لگا۔ تو وہ کہنے لگی:" وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ" (۳۱: ۱۹) اس پر میں نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا۔ اور میں منہ میں گنگناتا تھا۔ اس پر وہ بولی" فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" (۷۳: ۲۰)
میں نے کہا۔ تجھے تو بہت ہی بھلائی اور نیکی حاصل ہے۔ بولی:" وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ" (۲: ۲۶۹)
تھوڑی دور آگے چلنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا" کیا آپ کا خاوند بھی ہے"۔ بولی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ" (۵: ۱۰۱) اس پر میں ایسا خاموش ہوا۔ کہ جب تک اس کو اس کے قافلے تک نہ پہنچا دیا۔ بالکل کلام نہ کی۔ پھر جب قافلہ آگیا۔ تو اس سے کہا کہ قافلہ تو یہ ہے۔ لیکن تمہارا اسمیں ہے کون۔ بولی" الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (۱۸: ۴۶)
میں سمجھ گیا۔ کہ اس قافلہ میں اس کی اولاد ہوگی میں نے پوچھا، تیرے بچے قافلہ میں کیا کام کرتے ہیں۔ بولی:۔" وَعَلَامَاتٍ ط وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (۱۶: ۱۶)
میں سمجھ گیا۔ کہ وہ قافلے کے راہنما ہیں۔ اور میں اس کو قافلے کے خیموں اور عمارات کی طرف لے گیا۔ اور پوچھا کہ خیمے تو آ گئے ہیں۔ ان میں اسکا کون ہے، وہ بولی" وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (۴: ۱۲۵) وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝ (۴: ۱۶۴) يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ" (۱۹: ۱۲) یہ سن کر میں نے پکارنا شروع کیا" اے ابراہیم! اے موسیٰ!، اے یحییٰ!، تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ کچھ نوجوان میرے سامنے آکھڑے ہوتے ہیں۔ ایسے نوجوان کہ گویا وہ چاند ہیں۔ جب وہ اچھی طرح بیٹھ گئے۔ بڑھیا بولی" فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ (۱۸: ۱۹) یہ سن کر ان میں سے ایک چلا گیا۔ اور کھانا خرید لایا اور میرے سامنے رکھا۔ بڑھیا بولی" كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ (۶۹: ۲۴) میں نے کہا:۔
" اس وقت تک آپ کا کھانا مجھ پر حرام ہے باقی صـ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنّتِ الٰہیہ

از محترمہ شمیم صاحبہ

جب گرمی آ کے ستاتی ہے، خاشاک و خس کو اڑاتی ہے
تن من کو آ کے جلاتی ہے، حدت بے چین بناتی ہے
فصلوں کو کھینچ کے لاتی ہے، باراں کی امید دلاتی ہے

گلشن میں خاک مچلتی ہے، ہر پیڑ سے آگ نکلتی ہے
بلبل کی روح پگھلتی ہے، رحمت کی ہوا تب چلتی ہے
پھر فصلِ بہار نکلتی ہے، گلشن کی فضا کو بدلتی ہے

جب عاشق عشق میں چور ہوا، جب اُلفت میں مخمور ہوا
سب نقشِ دوئی کافور ہوا، فرقت کا بادل دُور ہوا
محبوب میں پھر مستور ہوا، دِل وصل سے پھر معمور ہوا

جب کفر کے جھکڑ چلتے ہیں، بدعت کے نقش اُجلتے ہیں
نیکی کے پر جب جلتے ہیں، اور حرص و ہوس گھل ملتے ہیں
تب نور کے شعلے اُبلتے ہیں، ظلمت کے تودے گلتے ہیں!

جب عصیاں کی ہو گرم ہوا، تقویٰ کا کہاں پھر نام بھلا
جب شورِ رعونت حد سے بڑھا، تب مرسلِ یزداں پیدا ہوا
کام اس نے ید بیضا سے لیا، فرعون کا لشکر غرق ہوا
سب دورِ خزاں کا دور ہوا، اور حق کا نور ظہور ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کہانی

اسلام سے بھاگنا

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ تو وہاں کے لوگ آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔ مگر جو لوگ آنحضرت کے پاس آتے وہ خدا تعالےٰ کا پاک کلام سُن کر مسلمان ہو جاتے۔ اس پر مکہ کے لوگوں نے آپ کو جادوگر کہنا شروع کر دیا۔

اسی دوران میں ایک غریب بڑھیا شہر مکہ چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ جانے کی تیاری کرنے لگی۔ اس نے اپنی چیزیں وغیرہ سنبھال کر ایک گٹھڑی میں باندھ لیں۔ گٹھڑی کافی بھاری ہو گئی۔ بڑھیا ابھی شہر سے کچھ دُور نکلنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ تھک گئی۔ اس لئے بڑھیا نے سوچا۔ کہ اب میں کسی سے کہوں گی۔ تو میری گٹھڑی کچھ دُور تک اٹھا کر لے جائیگا اس کے آگے میں کسی اور سے کہوں گی۔ تو وہ بھی تھوڑی دُور تک لے جائے گا۔ اور اس طرح میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤں گی۔ بڑھیا یہ خیال ہی کر رہی تھی۔ کہ اتنے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ادھر آنکلے۔ بڑھیا نے کہا۔ بیٹا ذرا میری گٹھڑی تھوڑی دُور تک پہنچا دو۔ آپ نے اُسی وقت گٹھڑی اُٹھا لی اور رستہ معلوم کر کے چل پڑے۔ تھوڑی دُور گئے تھے۔ کہ بڑھیا نے کہا۔ بیٹا تم تھک جاؤ گے۔ اسلئے تم گٹھڑی یہاں رکھ دو آگے میں کسی اور سے کہوں گی۔ تو وہ مجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ آنحضرت نے کہا۔ نہیں بڑھیا میں خود تمہیں منزلِ مقصود تک پہنچاؤں گا۔ یہ کہہ کر آپ چل دیئے اور جب بڑھیا کے مکان پر پہنچ گئے، تب آپ نے گٹھڑی اتار دی۔

بڑھیا نے کہا۔ میں غریب ہوں۔ میرے پاس کوئی پیسہ نہیں۔ اچھا اس کے بدلے میں میں تمہیں ایک نصیحت کرتی ہوں۔ وہ یہ کہ شہر مکہ میں ایک جادوگر آیا ہے۔ جس کا نام محمد ہے۔ وہ لوگوں کو مسلمان بناتا ہے جو بھی اس کے پاس جاتے۔ اس کے جادو میں پھنس جاتا ہے۔ لوگ اپنے پرانے رسم و رواج چھوڑ کر اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں تم کو نصیحت کرتی ہوں کہ تم اس جادوگر سے بچکر رہنا۔ آپ یہ سُن کر ہنس پڑے اور فرمایا۔ کہ اے بڑھیا۔ وہ محمد تو میں ہی ہوں جس کا تم ذکر کر رہی ہو۔ بڑھیا یہ سن کر سخت نادم ہوئی۔ اور فوراً مسلمان ہو گئی۔

از لشری سلطانہ جماعت ہشتم
بنت بابو سردار احمد صاحب پوسٹ ماسٹر خانپور ہزارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا ہنسئے بھی

(۱)

ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اپنی اخبار کے کاتب کو دو مختلف خبریں لکھنے کو دیں۔ پہلی خبر یہ تھی۔ "گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ قبرستان کا احاطہ وسیع کردیا جائے"، دوسری خبر یہ تھی:۔ "ڈاکٹر چارلس لاہور کے سول سرجن مقرر ہوئے ہیں"۔ کاتب نے دونوں خبروں کو ملا کر اس طرح لکھ دیا۔

"ڈاکٹر چارلس لاہور کے سول سرجن مقرر ہوئے ہیں گورنمنٹ کا ارادہ ہے۔ کہ قبرستان کا احاطہ وسیع کر دیا جائے۔"

(۲)

لائلپور کے ایک شخص فضل کریم نامی کے تین لڑکے تھے پہلے کا نام عبدالکریم، دوسرے کا نام نور کریم اور تیسرے کا نام محمد کریم تھا۔ چوتھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اب اس کا نام رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ جس پر اس کے لڑکے عبدالکریم کو اس کے ایک گہرے دوست نے نہایت مخلصانہ مشورہ دیا۔ کہ اس کی بہن کا نام

آئس کریم رکھ دیا جائے۔

(۳)

بیوقوف (اپنے بیٹے سے) کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم نے جمعہ کی نماز کس دن ادا کی تھی؟

بیٹا۔ ابا جان! بھول تو مجھے بھی گیا ہے۔ مگر اغلب خیال ہے۔ منگل کے روز پڑھی تھی۔

(۴)

بیگم (خادمہ سے) جاؤ نصیبن! یہ خط ڈاکخانے ڈال آؤ مگر دیکھنا ڈالنے سے پہلے ٹکٹ لگا لینا۔

(خادمہ خط ڈال کر واپس آتی ہے)

بیگم۔ کیوں؟ ڈالنے سے پہلے ٹکٹ بھی لگا لی تھی؟

خادمہ۔ اجی میں کوئی بچہ تھوڑا ہی تھی۔ جو بیکار چھ پیسے ضائع کرتی۔ میں اس بابو کی طرف ٹکٹکی لگاکر دیکھتی رہی۔ جو کھڑکی میں بیٹھا تھا۔ جونہی اس کا دھیان پرے ہوا میں خط ڈالکر بھاگ آئی۔

(۵)

ماں۔ (بیٹے سے) تو بہت میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے

بیٹا۔ امی تم مجھے شکر جو دیتی ہو نا!

(۶)

گاہک (شیر فروش سے) یار تم اپنی گائیں رات شبنم میں نہ باندھا کرو۔

شیر فروش:۔ کیوں صاحب!

گاہک۔ بھئی تمہارے دودھ میں پانی بہت ہوتا ہے۔

خاکسارہ

سارہ بنت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی و افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مصباح"

(محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب ملتان)

ہے تعلق زباں کا جس حد تک
اِک مکمل نصاب ہے مصباح

اس کی رنگینیاں ارے توبہ
اِک مجسم شباب ہے مصباح

نظم و نثر کشیدہ کاری میں
ہر طرح انتخاب ہے مصباح

اور پرچوں کو دیکھکر عُریاں
شرم سے آب آب ہے مصباح

یہ حقیقت ہے اِسمیں جھوٹ نہیں
تحفۂ لاجواب ہے مصباح

پڑھ کے ہر شخص جس کو کہتا ہے
کیا ہی بہتر کتاب ہے مصباح

آج علم و ادب کی دُنیا میں
اِک نیا آفتاب ہے مصباح

کوئی کچھ بھی کہے مگر محمودہ
ہر طرح کامیاب ہے مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کے حقوق اپنے بھائی پر

۱۔ اگر اس سے کوئی لغزش ہو جائے تو اسے معاف کرے
۲۔ اس کی غربت پر رحم کرے۔
۳۔ اس کے عیب کو چھپائے۔
۴۔ خطا کو بخشدے
۵۔ عذر کو قبول کرے۔
۶۔ اس کی غیبت کو رد کرے اور نہ سُنے
۷۔ ہمیشہ اس کو نصیحت کرے۔
۸۔ اس کی دوستی کی حفاظت کرے۔
۹۔ اس کے عہد کی رعایت رکھے۔
۱۰۔ بیمار ہو تو عیادت کرے۔
۱۱۔ اس کی میت پر حاضر ہو۔
۱۲۔ اس کی دعوت کو قبول کرے۔
۱۳۔ اس کے ہدیہ کو قبول کرے۔
۱۴۔ اس کے انعام کی تلافی کرے۔
۱۵۔ اس کی نعمت کا شکریہ کرے۔
۱۶۔ اس کی نصرت و مدد کرے۔
۱۷۔ اس کی حاجت کو پورا کرے۔
۱۸۔ اس کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔
۱۹۔ اس کے سوال کو رد نہ کرے
۲۰۔ جب چھینکے تو دعا کرے۔
۲۱۔ طلب و مطلوب میں حاضر رہے۔
۲۲۔ سلام کا جواب دے۔
۲۳۔ خوش کلامی سے پیش آوے۔
۲۴۔ اچھا انعام دے۔
۲۵۔ اس کی قسم پر اعتبار کرے۔
۲۶۔ اس سے محبت کرے۔
۲۷۔ اس سے دشمنی نہ رکھے
۲۸۔ اگر وہ ظلم کرے تو اس کو ظلم سے روکے
۲۹۔ مظلوم ہو تو اس کی حمایت کرے۔ اور اس کا ساتھ نہ چھوڑے۔
۳۰۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے۔ اس کے لئے بھی پسند کرے۔
۳۱۔ جس بری بات کو اپنے لئے مکروہ سمجھے اس کے لئے مکروہ سمجھے۔

محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب
ملتان

درخواست دعا

"امۃ الحی صاحبہ سیکرٹری لجنہ گھوگھیاٹ تین ماہ سے سول ہسپتال جہلم میں بیمار پڑی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کی جائے"۔

(مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات

(از نصیرہ فردوس صاحبہ ۔ لاہور)

* انسانی دنیا تقریباً ۴۰۰۰ سال پرانی ہے

* دنیا کا کل رقبہ ۱۹۶۵۵۰۰۰ مربع میل اور کل آبادی ۲۱۷۴۰۰۰۰۰ ہے۔

* پاکستان آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے۔ اس کی مجموعی آبادی ۷۹۱۸۱۰۰۰ اور کل رقبہ ۳۵۷۵۷۳ مربع میل ہے

* مشرقی پاکستان رقبہ کے لحاظ سے تمام پاکستان کا ۱/۶ حصہ ہے۔ لیکن اسمیں پاکستان کی تقریباً ساٹھ فیصدی آبادی رہتی ہے۔ اس علاقہ کا شمار دنیا کے سب سے زیادہ گنجان آباد علاقوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اسمیں تقریباً ۷۷۵ نفوس فی مربع میل رہتے ہیں

* مغربی پاکستان میں ۲۵۰ اور بلوچستان میں سب سے کم یعنی تقریباً ۷ آدمی فی مربع میل آباد ہیں۔

* ساری دنیا کے ۴۳ کروڑ مسلمانوں میں سے چھ کروڑ سے اوپر صرف پاکستان میں رہتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر دنیا کے ہر سات مسلمانوں میں سے ایک پاکستانی مسلمان ہے۔

* اسلامی دنیا میں سب سے پرانی یونیورسٹی ازہر ہے۔

* دنیا میں ہر روز تقریباً ۱۵۰۰۰۰ نفوس پیدا ہوتے ہیں۔ اور ۱۰۰۰۰۰ مرتے ہیں۔

* لنڈن اتنا بڑا شہر ہے۔ کہ اسمیں ۳۰۰ سے زائد ریلوے سٹیشن ہیں۔

* نہر پانامہ کی لمبائی پچاس میل ہے۔

* دیوار چین موڑوں سمیت ۲۵۵۰ میل لمبی ہے

* بینک نوٹ پہلی بار چین میں استعمال کیا گیا۔

* جسم انسانی میں ۰۰۰۰۰ مسام ہوتے ہیں۔

* جسمانی آنکھ سے جو ستارے بہت چھوٹے نظر آتے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں۔ جو زمین سے ہزار ہا گنا بڑے ہیں۔ بلکہ وہ سورج سے بھی بڑے ہیں۔ سورج دوسرے ستاروں کی نسبت زمین سے زیادہ قریب ہے۔ پھر بھی زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے

* سورج کی روشنی ۴۶۹ سیکنڈ میں زمین تک پہنچتی ہے

* مرد کے دماغ کا وزن ۵۰.۲۱ اونس اور عورت کے دماغ کا وزن ۴۰.۵۲ اونس ہوتا ہے۔

* دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار جانور چیتا ہے۔

مصباح خود بھی پڑھیں اور غیر احمدی بہنوں کو بھی پڑھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

کالی کھانسی

وجہ: یہ متعدی بیماری ایک چھوٹے کیڑے سے پیدا ہوتی ہے۔ جسکو سب سے پہلے بورڈٹ اور گنگو (Boardet & gengow) نے دریافت کیا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بیماری کا کیڑا اتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ کہ جسکو خوردبین سے بھی دیکھا نہیں جا سکتا۔ اس سے یہ شروع ہوتی ہے۔ اور بعد میں پہلا کیڑا جاکر بیماری کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ عام طور پر چھوٹے بچوں کو دو سال سے ۵ سال تک کی عمر میں ہوتی ہے۔ بڑوں کو بھی ہو جاتی ہے جن میں زیادہ تر عورتیں شمار ہیں۔ یہ بیماری اکثر مارچ اور اپریل یعنی موسم بہار میں ہوتی ہے۔ اس کھانسی کی خاص بات یہ ہے۔ کہ جسکو یہ تکلیف ایک دفعہ ہو جائے۔ تو پھر دوبارہ حملہ نہیں کرتی۔ اگر حملہ ہو بھی تو بالکل معمولی ہوتا ہے۔ اور موت وغیرہ بھی بالکل نہیں ہوتی۔

علامات: شروع میں صرف کھانسی اور زکام کی شکایت ہوتی ہے۔ لیکن چند دن کے بعد ہی یہ دوروں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جسوقت اس کا مریض پر دورہ پڑتا ہے۔ تو اس کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں اور ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اور سانس تیزی سے اندر کو کھینچتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو زیادہ دودھ پینے اور چلتے پھرتے وقت بھی اس کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات رات کو بھی ہوتا ہے اس کھانسی کی میعاد ہوتی ہے۔ تقریباً تین ہفتہ میں کمی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے دنوں بعد ہی مریض صحتیاب ہو جاتا ہے۔

پیچیدگیاں: اس میں کھانسی نمونیہ نیز اگر دورہ سخت پڑ جاتے تو دماغ کی رگ پھٹ کر خون نکلنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ گلے سے بھی خون بہنا شروع ہو جاتا ہے

حفظ ما تقدم: چھوٹے بچوں کو اس کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے جو کہ دو سال سے لیکر ۸ سال کی عمر تک ضرور کروا دینا چاہیئے۔ بہتر تو یہی ہے۔ کہ جب بچہ سال کا ہو تو اسے ٹیکہ لگوا لیا جائے۔

جن بچوں کو یہ تکلیف ہو جائے۔ چاہیئے کہ انہیں دوسرے بچوں سے کم از کم چھ ہفتہ تک کیلئے الگ رکھا جاوے۔ تاکہ وہ اس سے محفوظ رہیں۔

عِلاج: اس کا کوئی خاص علاج نہیں ہے۔ مگر پرہیز اور احتیاط سے جلد آرام ہو سکتا ہے۔ مریض کو کھلے ہوادار اور گرم کمرے میں لٹائے رکھنا چاہیئے۔ گرم کپڑوں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ گلوکوس پانی میں ملا کر بطور دوائی استعمال کرائی جا سکتی ہے۔ بلغم کو یا تو زمین میں دبا دینا چاہیئے۔ یا پھر جلانا ضروری ہے۔

سلفا ڈائزین دینے سے اسکی تکلیف بڑھنے نہیں پاتی نیز بیماری سے آرام آنے پر مچھلی کا تیل ضروری ہے۔ تاکہ کمزوری دور ہو جائے۔ بہتر ہے کہ بیماری کے شروع ہونے پر کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ حاصل کر لیا جائے۔ تاکہ بیماری بڑھنے نہ پائے۔

امۃ الرحمٰن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزارشات ——— اپنے رب کے حضور

ہم اہل قادیاں ہیں ہمیں قادیاں ملے

مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد جہور چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ

اہل جہاں کو دولت امن و اماں ملے
سب کو سکون قلب اے رب جہاں ملے

بگڑے ہوئے ہیں طور زمانے کے ان دنوں
تیری رضا کی راہ مرے مہرباں! ملے

لغزش نہ کھائیں رنج و مصائب میں بھی قدم
ایسا یقین محکم و عزم جواں ملے

آسائشوں میں شکر کی توفیق ہو عطا
اور مشکلوں میں طاقت و تاب و تواں ملے

ہر وقت ہمکو تجھ پہ توکل نصیب ہو
تقویٰ کا ہر مقام مرے دلستاں ملے

اپنے چمن سے نکلے براہیم کے طیور
ان کو وہی مقام وہی آشیاں ملے

جو حق کو آشکار کرے شش جہات میں
وہ رفعت خیال ہمیں وہ زباں ملے

ظاہر ہو جس سے عظمت اسلام ہر طرف
تیرے کرم سے ہم کو وہ "روشن نشاں" ملے

قائم ہو جس سے دین محمدؐ کا پھر وقار
مسلم کو تیرے فضل سے وہ عز و شاں ملے

ابلیس جو ہے درپئے تخریب دین حق
اسکو شکست فاش شہ دو جہاں ملے

فضل عمر کو خدمت اسلام کے لئے
عمر دراز۔ صحت و تاب و تواں ملے

جو قادیاں میں رہتے ہیں درویش آجکل
پائیں وہ کام دل "انہیں "تسکین جاں" ملے

ہجرت کا داغ دل میں ہے اور لب پہ یہ دعا
پھر تخت گاہ مہدئ آخر زماں ملے

اس کے بغیر جینا ہمیں ناگوار ہے
ہم اہل قادیاں ہیں ہمیں قادیاں ملے

ہے آرزوئے شاد شب و روز اے خدا
طبع سلیم و نعمت حسن بیاں ملے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هوالنـــاصر

مدیرہ کی ڈاک

مصباح اس دور کا کامیاب اسلامی رسالہ ہے مصباح کی ذہنیت دنیا کے من گھڑت اور فرضی قصوں سے آزاد ہے۔ اسے ان تہذیب سے گرے ہوئے افسانوں کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ جو اسلامیت اپنانے میں روک بن رہے ہیں مصباح کو بام ترقی پر دیکھنے کیلئے ہمارے جذبات بے تاب ہیں۔ یہ مصباح ہر لحاظ سے قابل ہزار ستائش ہے۔ اگر ایک طرف اسکا دامن اسلام کے گل ہائے تخیل سے مشام جان کو رشک ہزار گلستاں اور جنت بداماں کئے ہوئے ہے۔ تو دوسری طرف اسلامی اور اصلاحی جواہر پارے دیدۂ مغربیت کو دعوت مشرقیت دیتے ہیں۔ آپ کی اسلامی نکتہ نوازیاں احمدی خواتین کیلئے سامان دم مسیح فراہم کررہی ہیں۔ وہ بے پایاں جوش و مسرت کے ساتھ مبارکباد کی طلبگار ہیں۔ آپ نے اس رسالہ کو جو اسلامی اور معنوی صورت بخشی ہے۔ وہ کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ اسکی ذات تعریف کے چند الفاظ سے بالاتر ہے۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مصباح کے ذریعہ حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو اکناف عالم میں پھیلائے اور اسکی روزافزوں چمن بزبان اور جرأت آفرینیاں ہر صاحب ذوق کیلئے جاں بخش اور روح پرور ثابت ہوں۔ اور جو تشنہ لب ہیں۔ خدا کرے کہ مصباح ان کے خشک ہونٹوں کو اسلام کے شراب معرفت سے آشنا کردے۔ یہ رسالہ ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے اور ہماری گمراہ بہنوں کیلئے مشعل ہدایت ہو۔ والسلام

(ایم نسرین۔ کوچہ چھنیاں اندرون موچی گیٹ لاہور معرفت امۃ اللہ صاحبہ صدر لجنہ۔ لاہور۔)

۴۴

درخواستہائے دعاء

میری بھانجی عزیزہ انجمن آراء اہلیہ ملک عبدالقدیر صاحب عاصم کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۰ر جولائی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ نومولود کی صحت و درازی عمر اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار رفیقہ راشدہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ)

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بہنوئی قاضی رشید الدین صاحب واقف زندگی کو دوسری بچی ۲۰-۹-۵۰ کو عطا فرمائی ہے۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ نومولود کو خادم احمدیت بنائے۔ اور والدین کے لئے باعث راحت و انبساط بنائے آمین!

(فقط انوری بیگم سرگودھا)

میری بہن امۃ الحفیظ اہلیہ محمد حسین صاحب کو مورخہ ۱۹-۹-۵۰ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے اس کی صحت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے تمام مصباح بہنوں سے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

امۃ السمیع اہلیہ صوبہ خاں۔ ڈنیل پور ضلع جہلم

۴۴

محترم محمد ظہور الدین صاحب اکمل تحریر فرماتے ہیں مصباح کا ایک پرچہ کئی ماہ کے انتظار کے بعد موصول ہوا۔ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔ کہ اسکی کتابت طباعت، کاغذ خوب ہے۔ فالحمد للہ۔ صحت بھی اچھی ہے۔ مضامین تو ماشاء اللہ بہت اچھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

(زبیدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

آہ امی جان

میری پیاری امی جان ۲۲ جون ۱۹۵۰ء کو بوقت ۱۱ بجے دن ہمیں داغ مفارقت دیکر اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے تیرہ برس کی عمر میں سلسلہ کی خدمات کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ سب سے پہلے آپ نے نوشہرہ میں اپنے ماموں صاحب مرحوم شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک کے مکان پر لجنہ اماء اللہ قائم کی۔ اور آپ نماز باجماعت اور درس کا انتظام بھی کرتی رہیں۔ ۱۹۲۷ء میں شادی ہونے پر آپ لاہور آگئیں۔ جہلم اور لاہور کی لجنہ میں برابر پانچ سال کام کیا۔ پھر میرے والد صاحب کی تبدیلی پشاور ہو گئی۔ پشاور بھی آپ نے لجنہ اماء اللہ قائم کی۔ تین سال کام کرنیکے بعد سیالکوٹ تشریف لے آئیں یہاں پر آکر آپ نے آخر وقت تک معاون کے طور پر لجنہ اماء اللہ کا کام کیا۔ اور احمدیہ سکول سیالکوٹ کی ہمدردی اور مسلم لیگ کے قیام کے لئے تقریریں کیں۔ آپ کی تقریروں سے چھوٹے بڑے برابر فائدہ اٹھاتے تھے۔ سلسلہ کی خدمت آپ بہت شوق اور محنت سے کرتی تھیں۔ اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ باقاعدہ کرتی تھیں۔

اور کتب کا بہت سا ذخیرہ چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ اور فرماتی تھیں۔ کہ ان کو حفاظت سے رکھنا تمہارے کام آئیں گی

آپ ہر سال متواتر جلسہ سالانہ پر قادیان جاتیں۔ اور اپنی تقریروں سے جلسہ کی رونق بڑھاتیں۔ اور ہمیشہ یہی خیال کرتیں یہ جلسہ تو دیکھ آؤں خدا جانے اگلے سال جلسہ دیکھنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ..... سے بہت ہی محبت تھی۔

آپ کی بیماری پر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے بے حد ہمدردی کا نمونہ دکھایا۔ خداوند کریم ان سب کو جزاء خیر دے۔ آمین۔ آپ کی بیماری میں جو بھی آتا۔ گھنٹوں پاس بیٹھا رہتا۔ اور آپ ہرگز نہ گھبراتیں۔ انکی باتوں کا برابر جواب دیتیں۔ تھوڑا بہت آرام آنے پر مسجد جاتیں۔

آخری تقریر بوجہ کمزوری کے آپ نے کرسی پر بیٹھ کر حسنِ اسلوک پر کی۔ غرضیکہ ان کی خوبیاں تحریر سے باہر ہیں۔ اور ہمارے لئے سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں تمام بہنیں دعا فرماویں۔ کہ مولا کریم میری پیاری امی جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

طالب دعا:

نصرت جہاں آرا بیگم اہلیہ عبدالمنان صاحب راستری سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید نسخے

چاقو لگ جانا:۔ اگر کچھ چیرتے وقت ہاتھ پر چاقو لگ جائے۔ اور لہو نکل آئے۔ تو ذرا سا آٹا لگائیں۔ خون بند ہو جائے گا۔

جلی ہوئی جگہ پر:۔ کنجد کے تیل میں جو کی راکھ ملا کر جلی ہوئی جگہ پہ لگائیں۔ آرام آ جائے گا۔ یا آم کے پتے گرم کر کے ان کا پانی جائے سوختہ پر لگایا جائے۔

بدبو دور کرنا:۔ برگ لیموں کا عرق ملنے سے بدبو دور ہو جاتی ہے۔

آواز بلیٹھ جائے:۔ تو تھوڑا سوختہ سوہاگہ منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

کان درد:۔ میٹھے تیل میں لہسن جلا کر یا پیاز کا پانی نیم گرم یا افیون پانی میں حل کر کے نیم گرم یا برانڈی ذراسی ڈال دیں۔

قبض:۔ رات کو مربہ ہلیلہ کھا کر اوپر سے گرم گرم دودھ پی لیں۔ یا گلقند کھائیں۔ یا گرم دودھ میں بادام روغن ملا کر پی جائیں۔ قبض نہ رہیگی۔

چیچک کے داغ دور کرنے کے لئے اس کریم کا استعمال بہت مفید ہوگا۔

عرق گلاب تین پاؤ، یا پوٹاسیم ایک چھٹانک، ویزلین تین پاؤ، گلیسرین تین پاؤ سپرٹ ریکٹیفائڈ ½ چھٹانک۔ شیشے کی کاک والی بوتل میں تمام چیزیں ڈال کر خوب حل کریں۔ صبح کو بقدر ضرورت چہرہ یا داغ دار جگہ پر قریباً نصف گھنٹہ مالش کریں۔ بہت مفید ثابت ہو گی۔

(طاہرہ بیگم کنری۔ سندھ)

خط و کتابت اور ترسیل زر بنام مدیرہ مصباح ربوہ کی جائے۔ ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ

تحریک وصیت

(۹) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں داخل ہو سکتا ہے"

مندرجہ بالا تمام عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریک وصیت کیسی مبارک اور اہم تحریک ہے۔ اور وہی لوگ اس میں شامل ہو کر اسمیں دفن ہونے کی سعادت حاصل کریں گے جنہوں نے اپنی زندگی میں درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دیا۔ اور اپنے عزیز مال و جائیداد میں سے ایک بڑا حصہ اپنی زندگی میں اشاعت اسلام اور ترقی اسلام قرآنی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے وقف کیا۔ اور ہر طور سے ان کی زندگی اسلام و احمدیت کی تعلیم کے مطابق گذری اور ہر قسم کے شرک و بدعت اور ناجائز افعال سے وہ بچتے رہے۔

اکثر مخالف لوگ قادیان کے مقبرہ بہشتی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے بہشت اور دوزخ بنائی ہوئی ہے جو شخص کچھ روپیہ دے دے اس کو بہشت میں داخل کر دیتے ہیں اور جو روپیہ نہیں دیتا۔ اس کو دوزخ میں بھیج دیتے ہیں۔ اور جب کبھی کسی مخالف سے بات ہوتی ہے۔ وہ سب سے پہلے یہی سوال کرتے ہیں۔ تمہارے بہشت دوزخ کا کیا ہوا۔ اب اگر آپ لوگوں کو خود ہی اس بہشتی مقبرہ کی حقیقت کا علم نہ ہو۔ تو آپ ان کو کیسے سمجھا سکیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے۔ کہ "کوئی نادان اس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے

انسان کا اسمیں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اسمیں دفن ہوں گے۔

خدا تعالےٰ ہماری سب بہنوں کو اس مبارک تحریک وصیت میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ اور ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرما کر ہمیں اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے قرب میں اور اپنے تمام برگزیدہ لوگوں کی معیت میں دفن ہو کر اس مبارک قبرستان کی ہر قسم کی برکات سے حصہ وافر عطا فرماوے۔

آمین یا رب العالمین

درخواست دعا

میں کئی سالوں سے اعصابی دردوں میں مبتلا ہوں گرمیوں میں تو نسبتاً فائدہ رہتا ہے لیکن موسم سرما شروع ہوتے ہی شدید درد شروع ہو جاتا ہے اور سارے جسم اور ہاتھ پاؤں میں بھی سخت درد رہتا ہے۔ غرض بہت علاج کئے ہیں۔ بعض وقت تو چلنے پھرنے سے بھی عاجز ہو جاتی ہوں۔ اس لئے آپ بہنوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی بہن کی دعا قبول فرما کر آئندہ آنے والی سردیوں میں مجھے اپنے فضل و کرم سے اس بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ میں آپ کی بڑی مشکور ہونگی

والسلام خاکسارہ

اہلیہ مولوی بقاپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرائے فانی

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب ڈرائچ راجیکی

گلشن کی بہاریں جھوٹی ہیں پھولوں کے نظارے جھوٹے ہیں
بلبل کی صدائیں دو دن ہیں اُلفت کے نقارے جھوٹے ہیں

دُنیا میں جو میلے بھرتے ہیں اک روز بچھڑ کر رہتے ہیں
خوشیوں کا بھروسہ کیا ہوگا۔ خوشیوں کے سہارے جھوٹے ہیں

دریا کے سوا بھی اُٹھتے ہیں طوفان ہزاروں دُنیا میں
تو جن کو کنارے سمجھا ہے ناداں وہ کنارے جھوٹے ہیں

معلوم نہیں کیا حشر اُٹھے اس دھر کی دلآزاری سے
جو شان وشکوہ پہ نازاں ہیں وہ راج دُلارے جھوٹے ہیں

دُنیا نے بنائی کس سے ہے جو تم سے بنا کر رکھے گی
یہ آس تمہاری جھوٹی ہے اور سانس تمہارے جھوٹے ہیں

دم بھر کا اُجالا دیکھ کے تو انجام سے غافل ہو بیٹھا
اتنا بھی نہ سوچا گردوں ہیں قسمت کے ستارے جھوٹے ہیں

یہ جام جوانی آج نہیں، تو کل کو چھلکنے والا ہے
اس عمرِ فنا کے بوتے پر مصلحؔ یہ طرارے جھوٹے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

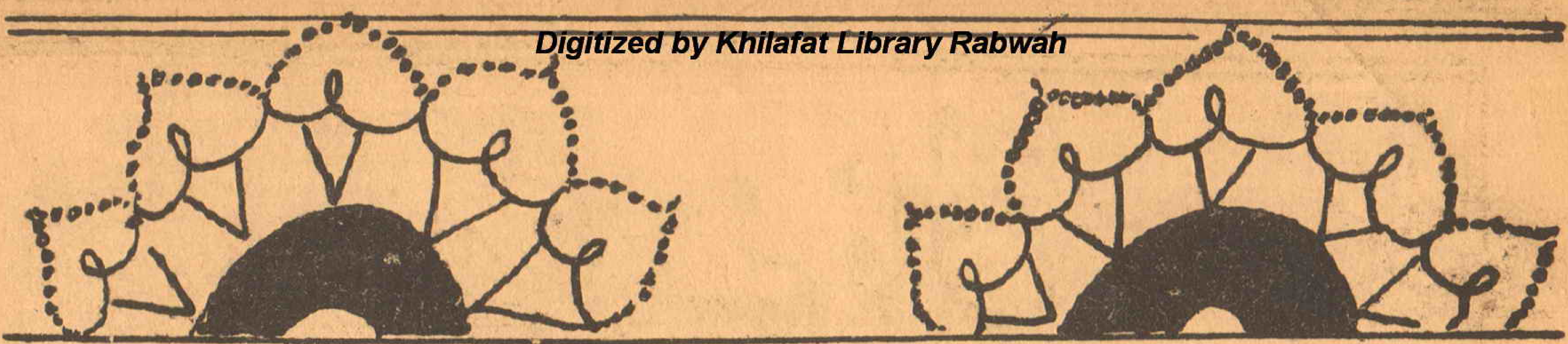

جالی کے دوپٹہ کیلئے ایجنگ

جالی کے دوپٹہ کے لئے ایجنگ ..... نہایت آسان ہے۔ بہنیں دیکھکر بنا سکتی ہیں بسہولت کے لئے بننے کی ترکیب بھی پیش کرتی ہوں۔ — پہلے دوپٹہ کے اطراف کے برابر زنجیرہ (چین) بن لیجئے۔ پھر اسی زنجیرہ پر ایجنگ بنانا شروع کیجئے۔ کروشیا پر بغیر بل ڈالے ۱۵ ہاف ٹریبل بنا لینے کے بعد ۶ چین بن کے ایسا حلقہ بنائیے۔ اب پانچ (۵) ہاف ٹریبل اور بنائیے۔ بعد ازاں کروشیا پر دو بل ڈال کے ایک ڈبل ٹریبل بنائیے ( ) اسی طرح ۱۷ ڈبل ٹریبل سے حلقہ کو بھر دیجئے۔ تیسرا چکر .... ایک ڈبل ٹریبل بنا کے ۶ چین بن کر نقشہ کے مطابق چھوٹی سی گھنگری بنائیے۔ اب ایک چین بن کے ایک ڈبل ٹریبل۔ بعد ازاں ۸ چین بن کے نیچے کے چکر کے تین ٹریبل چھوڑ کر چوتھے ٹریبل میں .... ایک ڈبل ٹریبل ۶ چین بن کے گھنگری بنائیے۔ ایک چین .... ایک ڈبل ٹریبل .... اسی طرح تیسرا چکر ختم کیجئے۔ چوتھا چکر .... جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے۔

دس دس چین کی پانچ پنکھڑیاں بنا لیجئے۔ پانچواں چکر۔ ان پنکھڑیوں کو اب بھرتی جائیے۔ ۶ ہاف ٹریبل۔ ۳ چین۔ ۶ ہاف ٹریبل .... ایک پنکھڑی ختم ہوئی۔ اب دوسری پنکھڑی میں ۶ ہاف ٹریبل۔ ۳ چین۔ ۶ ہاف ٹریبل۔ اسی طرح پانچواں چکر ختم کیجئے۔ اب نقشہ کے مطابق ایجنگ کا دوسرا پھول کچھ فاصلہ پر بنائیے۔ اور درمیانی فاصلہ کو ہاف ٹریبل سے برابر بھرتی جائیے.........

ایجنگ کو ختم کرنے کے بعد سوئی سے دوپٹہ کے ساتھ ٹانک دیجئے۔

(ایم۔ صادقہ مایر گوجرانوالہ)

مصباح پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں بھی جاتا ہے۔ اس لئے اسمیں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعاونوا علی البر والتقوٰی

جن بہنوں نے مصباح کے خریدار بنائے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ تمام احمدی بہنوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اشاعت مصباح کو ترقی دینے میں ہمارے ساتھ اسی طرح تعاون فرمائیں گی۔ مدیرہ

۱۔ بیگم کیپٹن خادم حسین صاحب نوشہرہ ۷ خریدار

نیز محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد حنیف صاحب منیجر ملٹری ڈیری فارم [illegible] کینٹ

نے اعانت مصباح کے لئے /5 روپے ارسال فرمائے ہیں۔

فجزاہا اللہ خیراً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد

مَیں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ میں اس کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جد وجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دُوں گا۔ اور میں اپنے نفس اور اپنے بیوی بچوں اور اگر خُدا کی مشیت یہی ہو۔ تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا۔ کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللّٰھم آمین